بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اذِلَّۃٌ

جلد 47

شمارہ 42

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

23 جمادی الثانی 1419 ہجری 15 اخاء 1377 ہش 15 اکتوبر 98ء

لندن ۱۰ ر اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں الحمد للہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سابقہ مضمون کو جاری رکھا اور نمازوں میں خشوع اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کے افضال حاصل کرنے کیلئے عملی اقدام کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دُعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس

خدا کے واسطے عقل سے کام لو اور اسلئے کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو راستباز اور متقی بنو

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اپنی ہمسایہ قوموں سے سبق حاصل کرو

مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے دیکھو تمہاری ہمسایہ قوموں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کیلئے بنائی۔ کئی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر لیا۔ کالج کی عالی شان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا۔ اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔

صحبت راثر

مثل مشہور ہے "تخم تاثیر صحبت راثر" اس کے اوّل جزو (حصہ) پر کلام ہو تو ہو۔ لیکن دوسرا حصہ "صحبت راثر" ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ ہر ایک شریف قوم کے بچوں کا عیسائیوں کے پھندے میں پھنس جانا اور مسلمانوں حتّٰی کہ غوث و قطب کہلانے والوں کی اولاد اور سادات کے فرزندوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا دیکھ چکے ہو۔ ان صحیح النسب سیدوں کی اولاد جو اپنا سلسلہ حضرت امام حسینؓ تک پہنچاتے ہیں ہم نے کرسچن (عیسائی) دیکھی ہے اور بانی اسلام کی نسبت قسم قسم کے الزام (نعوذ باللہ) لگاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان اپنے دین اور اپنے نبی کیلئے غیرت نہیں رکھتا تو اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا؟

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔

کیا تمہیں اسلام کیلئے کچھ غیرت نہیں؟

اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا تمہیں اسلام کیلئے کچھ غیرت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔

راستباز اور متقی بنو تا کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو

ذرا سوچو اور سمجھو۔ خدا کے واسطے عقل سے کام لو اور اس لئے کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو۔

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کیلئے اسوہ اسلئے بنایا گیا کہ آپؐ بندے اور خدا کے درمیان محبت پیدا کرنے کا ایک وسیلہ تھے

(آیات قرآنیہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا نہایت بصیرت افروز تذکرہ)

۱۹۹۳ء سے اب تک عالمی بیعت میں شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد اللہ کے فضل سے ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس ساری دنیا پر چھا جائیں مگر وہ بن کر چھائیں جن پر اللہ کے پیار کی نظریں پڑتی ہوں۔ اور اس کی خاطر اپنے دین کو خالص کررہے ہوں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز ۲ر اگست ۱۹۹۸ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

دوسری قسط

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ "لَوْکُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ" کے تعلق میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک بدوی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے مارنے کیلئے لپکے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کہو اور پیشاب پر پانی کا ڈول بہادو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے۔ نہ کہ تنگی کرنے والے اور سختی سے پیش آنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (بخاری، کتاب الوضوء)

آپؐ نے دُعا کرنے کا طریق سکھلایا۔ حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دُعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، "اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق پر دُعا نہیں کی"۔ آپؐ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دُعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کرے، پھر نبی پر درود بھیجے، اس کے بعد حسب منشاء دُعا کرے۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء)

حضور انور نے فرمایا کہ اس میں دعا کا راز سمجھایا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے پیارے حضرت محمد مصطفیٰ کیلئے دُعا کرنا جن کے احسانات تلے ہماری گردنیں ہمیشہ خم رہیں گی اللہ تعالیٰ کو کتنا پیارا لگتا ہوگا۔ پس یہ راز ہمیں سمجھایا کہ تم مجھے دُعائیں دو گے تو اللہ کی رحمت خود بخود تم پر اترے گی۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ اپنے صحابہ سے جو محبت رکھتے تھے اس کے الگ بیان کی ضرورت نہیں تھی مگر بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بعض صحابہ سے خصوصیت سے آپؐ نے اپنی محبت کا ذکر فرمایا۔ حضرت معاذؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اس لئے تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگنا کبھی نہ

(باقی ۸ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

احمدیت کی مخالفت میں حدیثوں کی تحریف

قارئین یہ جان کر حیران ہوں گے کہ ملاؤں نے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ کی احادیث مبارکہ میں تحریف کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے پہلے تو یہ تھا کہ بزرگانِ اُمت کے اقوال اگر جماعت احمدیہ کے حق میں ہوتے تھے تو ان اقوال میں تبدیلی کر دی جاتی تھی یا آئندہ ایڈیشنوں میں اُن کو سرے سے اُڑا دیا جاتا تھا لیکن احادیث تک ہاتھ ڈالنے کی جرائت پہلے ملاؤں کو نہیں تھی لیکن اب بڑھتے بڑھتے معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ دین کے عالم کہلانے والے اس طبقہ نے احادیث پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے اللہ خیر کرے اب احادیث کے بعد تو صرف قرآن مجید ہی باقی ہے۔

پہلے یہ کام صرف دیوبندی اور دہابی ملاں ہی کرتے تھے لیکن اب تو بریلوی ملاں بھی میدانِ تحریف کے شہسوار بنتے جارہے ہیں چنانچہ اخبار "راہنمائے دکن کی اشاعت 6 جولائی 1998 میں "رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مدظلہ" کا ایک مضمون بعنوان "عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی مکروفریب" شائع ہوا ہے۔ اس میں "رئیس التحریر" صاحب اور بہت سی باتوں کے علاوہ ایک حدیث یوں درج فرماتے ہیں۔

"میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوں"۔

فائدہ۔ اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے اپنا ایک نام عاقب بھی بتایا ہے اور عاقب کی خود تفسیر فرمائی ہے کہ عاقب اُسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو اب یہ حدیث اس مفہوم میں صریح ہو گئی کہ حضور آخری نبی ہیں اس کے بعد کوئی نبی نہیں"۔

محترم قارئین اصل حقیقت یہ ہے کہ "رئیس التحریر" صاحب جن کو حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں وہ حدیث نہیں بلکہ علامہ زہری کا قول ہے۔ حدیث کے الفاظ صرف اس قدر ہیں کہ "انا العاقب" اور اس کے بعد کے الفاظ یعنی "وَالْعَاقِبُ الَّذِی لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ" کہ عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں یہ ہرگز آنحضرت ﷺ کا فرماں نہیں بلکہ علامہ زہری کی اپنی تشریح ہے جس کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرنا حد درجہ کی خیانت ہے رئیس التحریر صاحب نے امانت و دیانت کا خون کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی طرف وہ الفاظ منسوب کر دیئے ہیں جو ہرگز آپ کا فرمان نہیں۔

ہم سمجھتے تھے کہ بریلوی حضرات دیوبندیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ کے عشق میں کسی قدر سچے ہوں گے لیکن یہاں بھی عجیب حال ہے کہ جن کے عشق کی خاطر دیوبندیوں کو کافر دجال قرار دے کر اُن سے سلسلہ کلام سے بھی منع کرتے ہیں اپنا یہ حال ہے کہ اس پاک رسول کے فرمان میں خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اپنی اس بات کی وضاحت کیلئے ہم حدیث کی . کتاب "شمائل ترمذی" کے صفحہ کی فوٹو کاپی دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں تاکہ قارئین اُسے غور سے دیکھ لیں کہ کس طرح یہ علماء کہلانے والے حدیثوں میں تحریف کر رہے ہیں۔ (حدیث کے بین السطور الفاظ "ہذا قول الزھری ملاحظہ فرمائیں)

"شیخ الاسلام" کہلانے والے مولانا حسین احمد مدنی دیوبندی نے تو تقریر ترمذی مع شمائل نبوی کتاب میں یہاں تک دیدہ دلیری کی ہے کہ مَاجَاءَ فِی اَسْمَاءِ رَسُولِ اللہ ﷺ میں "اَلْحَاشِرُ الَّذِی یَحْشُرُ النَّاسَ عَلٰی قَدَمِی" کے بعد "وَالْعَاقِبُ الَّذِی لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ" کے الفاظ سرے سے اڑا کر صرف لیس بعدہ نبی" کے الفاظ شرارت انگیز مغالطہ کے ساتھ حدیث کے رنگ میں ہی درج کر دیئے ہیں۔

(تقریر ترمذی مع شمائل نبوی ازافادات شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین دیوبندی مکتبہ دانش دیوبند صفحہ 809)

اگر "رئیس التحریر" صاحب کہیں کہ انہوں نے تو شمائل ترمذی یا تقریر ترمذی وغیرہ کا حوالہ نہیں دیا ہے بلکہ صحیح مسلم کا حوالہ دیا ہے تو مسلم شریف میں ہی چند لائنوں کے بعد انہیں یہ الفاظ بھی ضرور نظر آئے ہوں گے کہ حضرت معمر نے زہری سے پوچھا مَا الْعَاقِبُ انہوں نے تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اَلْعَاقِبُ الَّذِی لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ اگر "رئیس التحریر" صاحب منصف مزاج اور احادیث رسول کے امین ہوتے تو ضرور اس حقیقت کو بھی درج کرتے۔

آنحضرت ﷺ نے اُمت محمدیہ کے متعلق فرمایا تھا کہ ایک دور اس امت پر بھی ایسا آئے گا یہ یہودیوں کے نقش قدم پر چلنے لگے گی فرمایا:۔

لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِیْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِی اِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِی اُمَّتِی مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِی اِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى اِثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِیَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہو گی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا ہو گا تو میری اُمت میں سے کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی لیکن ایک فرقہ کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے صحابہ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہو گا تو حضور نے فرمایا وہ فرقہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر عمل پیرا ہو گا۔

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ یہودیوں کے علماء کی ایک بد خصلت یہ تھی کہ وہ کلام الٰہی میں تحریف کرتے تھے فرمایا:۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ (المائدہ بسم اللہ سمیت آیت ۴۲)

ترجمہ :۔ یہودیوں میں سے بھی بعض (ایسے لوگ ہیں) جو جھوٹی باتوں کو خوب سنتے ہیں وہ یہ باتیں ایک اور جماعت کے (سنانے کے) لئے جو تیرے پاس نہیں آئی بکثرت سنتے ہیں وہ (خدا کی) باتوں کو ان کے (اپنے) ٹھکانے پر رکھے جانے کے بعد ان کی اپنی جگہ سے ادل بدل دیتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر تمہیں اس طرح حکم دیا جائے تو قبول کر لو اور اگر تمہیں اس طرح حکم نہ دیا جائے (یعنی تمہاری منشا اور تمہارے خود ساختہ عقائد کے مطابق نہ ہو تو اس سے بچو اور قبول نہ کرو اور اللہ جسکی آزمائش کا ارادہ کرے تو اس کیلئے اللہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں کر سکے گا یہ لوگ ایسے ہی ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو صاف کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا کیونکہ ان کے لئے (ان کے اعمال کی وجہ سے) اس دنیا میں بھی رسوائی (مقدر) ہے اور آخرت میں بھی ان کیلئے بہت بڑا عذاب مقدر ہے۔

قارئین کرام! خدا اور اس کے رسول کی باتوں میں تحریف کرنے کی بد خصلت آج ان مثیل علماء یہود کو بھی نصیب ہوئی ہے۔ (حیرت ہے کہ یہ مثیل یہود تو ہو گئے لیکن مثیل عیسیٰ کے آج تک منکر ہیں)

آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کی روشنی میں جو ہم اوپر درج کر آئے ہیں ان علماء کا بھی وہی یہودیانہ کردار ہو گیا ہے کہ بزرگانِ دین یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے کلمات طیبات کو اپنے مطلب کے مطابق توڑنے مروڑنے میں دریغ نہیں کرتے۔

ایسے خطرناک دور کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا قرآن مجید صرف ظاہری الفاظ کی شکل میں باقی رہ جائے گا مساجد ہدایت سے ویران ہوں گی اور اس کی تمامتر وجہ یہ ہو گی کہ اُس دور کے علماء کہلانے والے آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین ہوں گی۔ (مشکوۃ کتاب العلم) اب اس سے بڑھ کر علماء کی کیا بدترین حالت ہو گی کہ وہ سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ کی احادیث مبارکہ میں تحریف کے نہایت گھناؤنے فعل کے مرتکب ہو رہے ہیں "رئیس التحریر' صاحب نے اپنے مذکورہ مضمون میں جس قدر حدیثیں پیش کی ہیں اُن میں سے یہ سب سے پہلی حدیث ہے۔ جس میں انہوں نے جھوٹ کی ملونی کر دی ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے 1891ء میں ان ملاؤں کی اس بد حرکت کے متعلق بتا دیا تھا کہ یہ حدیثوں کو چوہوں کی طرح کتریں گے فرمایا:۔

'اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کُتر رہے ہیں۔ (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ 75-76 ایڈیشن اوّل)

ہم اپنی اس گفتگو کے آخر پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس درج کر کے اجازت چاہتے ہیں آپ فرماتے ہیں :۔

"اس باریک نکتہ کو یاد رکھو کہ مسلمانوں کو یہ کیوں خوشخبری دی گئی کہ تم میں مسیح ابن مریم نازل ہو گا دراصل اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مثیل موسیٰ ہیں اور یہ اُمت محمدیہ مثیل اُمتِ بنی اسرائیل ہے اور آنحضرت ﷺ نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں یہ اُمت ایسی ہی بگڑ جائے گی جیسے یہودی اپنے آخری وقت میں بگڑ گئے تھے اور حقیقی نیکی اور حقیقی سچائی اور حقیقی ایمانداری اُن میں سے اُٹھ گئی تھی اور بیجا اور بے اصل جھگڑے اُن میں برپا ہو گئے تھے اور ایمانی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی اور فرمایا کہ تم تمام وہی کام کرو گے جو یہودیوں نے کئے یہاں تک کہ اگر یہودی سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوئے ہیں تو تم بھی اسی سوراخ میں داخل ہو گے یعنی پورے پورے یہودی ہو جاؤ گے اور چونکہ یہودیوں کی اس تباہ حالت میں خدا تعالیٰ نے انہیں فراموش نہیں کیا تھا بلکہ ان کے اعمال و اخلاق درست کرنے کیلئے اور ان کی غلطیوں کی اصلاح کرنے کی غرض سے مسیح ابن مریم کو انہی میں سے بھیجا تھا لہٰذا اس اُمت کو بھی بشارت دی گئی کہ جب تمہاری حالت بھی اُن سخت دل یہودیوں کے موافق ہو جائے گی اور تم بھی ظاہر پرست بد چلن اور رو بدنیا ہو جاؤ گے اور تمہارے فقراء اور علماء اور دنیاداروں میں اپنی اپنی طرز پر مکاری اور بد چلنی پھیل جائے گی اور وہ شئے جس کا نام توحید اور خدا پرستی اور خدا ترسی اور خدا خواہی ہے بہت ہی کم رہ جائے گی تو مثالی طور پر تمہیں بھی ایک ابن مریم تم میں سے دیا جائے گا تا تمہاری اخلاقی اور عملی اور ایمانی حالت کے درست کرنے کیلئے ایسا ہی زور لگاوے جیسا کہ مسیح ابن مریم نے لگایا تھا"۔ (ازالہ اوہام صفحہ 547 صفحہ 549 ایڈیشن اول)

(منیر احمد خادم)

خطبه جمعه

سیدھی بات سے اصلاحِ اعمال کا بہت گہرا تعلق ہے۔

قول سدید نہیں ہوگا تو اصلاح نہیں ہوگی۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۴ر اگست ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۴ر ظہور ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰا اَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوا قَوْلاً سَدِيْدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه‘ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً﴾۔(الاَحزَاب :72-71)

آج کے خطبے کے لئے میں نے قرآن کریم کی دو دو آیات مختلف سورتوں سے اخذ کی ہیں اور انہی کو اس خطبے کا عنوان بنایا ہے۔ یہ پہلی دو آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورۃ الاحزاب کی آیت اکہتر ویں اور بہتر ویں ہیں۔ دوسری دو آیات میں نے سورۃ البقرہ سے چنی ہیں پینتالیس اور چھیالیس جو اس طرح ہیں۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کیا تم لوگوں کو تو نیکی کی تعلیم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ۔ کیا تم عقل نہیں کرتے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اور صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلاَّ عَلَى الْخٰشِعِيْنَ۔ اور یہ بہت بڑی بات ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو خاک بہ سر ہوں، جو مزاجاً مٹی سے ملے رہیں۔ یہ دو آیات ہیں جن کو میں ایک دوسرے خطبے کا موضوع بناؤں گا۔

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہ آیات اکثر نکاح کے موقعوں پر تلاوت کی جاتی ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات کہو۔ سیدھی بات کے متعلق میں پہلے بھی کئی دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ سیدھی بات سچی بات سے زیادہ اعلیٰ درجے کی بات ہے۔ سچی بات کہنے کے نتیجے میں بھی بعض دفعہ غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ سیدھی بات کرنے کا عادی پوری کوشش کرتا ہے کہ بات اس طرح کرے کہ سچی بھی ہو اور اس سے کوئی غلط فہمی بھی پیدا نہ ہو۔ جو اس کے دل کا منشاء ہے وہ پوری طرح کھل کر ظاہر ہو جائے۔ يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ **کیونکہ سیدھی بات سے اصلاح اعمال کا بہت گہرا تعلق ہے۔** ایک بات تم کرو دوسری بات اللہ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ اگر سیدھی بات کو شیوہ بناؤ گے تو وہ ضرور تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا۔ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ اور تمہارے گناہ جو اس سے پہلے سرزد ہو گئے ان کو معاف فرما دے گا۔ وَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه‘ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے پس اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ یعنی یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے گا، اطاعت رسول کی توفیق ملتی چلی جائے گی اور جوں جوں تم اطاعت کرو گے ساتھ ساتھ تم نیکی میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے یہاں تک کہ اس کا کوئی منتہیٰ نہیں سوائے اس کے کہ جب تمہیں موت آئے گی تو تم ایک کامیابی کی حالت میں مر رہے ہو گے، بہت بڑی کامیابی تمہیں نصیب ہو گی۔

ان آیات سے متعلق پہلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں جو میرے نزدیک ان آیات سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ مسند احمد بن حنبل سے یہ حدیث لی گئی ہے عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں ابھی بچہ ہی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمارے گھر پر تشریف لائے۔ میں کھیلنے کودنے کے لئے گھر سے باہر جانے لگا۔ میری والدہ نے کہا اے عبداللہ جلد گھر چلے آنا میں تجھے کچھ دوں گی۔ اس لالچ میں کہ مجھے کچھ ملے گا ان کا خیال تھا کہ یہ کھیل کود میں دل لگانے کی بجائے دماغ گھر کی طرف رکھے گا اور جتنی جلدی اس کو توفیق ملے گی واپس آجائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے۔ میں نے جواب دیا کھجوریں دینا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو یہ تیرا جھوٹ شمار ہو گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر۲ صفحہ ۴۴۷ مطبوعہ بیروت)

پس قول سدید کا تجربہ گھروں سے شروع ہونا چاہئے۔ تمام وہ اولادیں جو رفتہ رفتہ بگڑ کر دور چلی جاتی ہیں بچپن میں ان سے قول سدید سے کام نہیں لیا جاتا۔ بارہا میں نے ماؤں کو توجہ دلائی ہے اور اب پھر میں دوبارہ متوجہ کرتا ہوں باپ بھی مخاطب ہیں مگر بالعموم مائیں جن کا روزمرہ بچوں سے واسطہ ہوتا ہے اکثر وہ بچوں کو گلے سے اتارنے کے لئے کوئی جھوٹا وعدہ کر دیتی ہیں اور جب وہ پورا نہیں کرتیں تو یہ قول سدید کے خلاف ہے اور قول سدید کے نہ ہونے کے نتیجے میں اصلاح ہو ہی نہیں سکتی۔ **جب اللہ تعالیٰ نے اصلاح کا وعدہ قول سدید سے وابستہ فرما دیا ہے تو ظاہر ہے کہ قول سدید نہیں ہو گا تو اصلاح نہیں ہو گی۔** یہ دو باتیں قول سدید اور اصلاح لازم ملزوم ہیں۔ اگر ایک نہیں ہوتی تو دوسری بھی نہیں ہو گی اور یہ نکتہ اکثر لوگ اپنے بچوں کی تربیت میں بھلا دیتے ہیں۔ بچوں سے جو بات کہو صاف اور سیدھی کہو اس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ اول تو تمہاری زیادہ توقیر کریں گے کیونکہ جو شخص اپنے وعدے کا پکا ہو اور صاف کھری بات کہنے والا ہو ہمیشہ اس کے لئے دلوں میں عزت پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک ایسا طبعی نتیجہ ہے جسے نظر انداز کیا ہی نہیں جا سکتا۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے زیادہ کھری بات کرنے والے تھے۔ اگر کھری بات کے نتیجے میں لوگ دور بھاگ رہے ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارد گرد تو کوئی بھی نہ رہتا۔ اصل میں آپ کا لوگوں کے اوپر رحمت اور شفقت کا سلوک ایک الگ مسئلہ ہے اس نے بھی لوگوں کو کھینچے رکھا مگر یہ بات لوگ نظر انداز نہ کریں کہ کھری بات کہنے سے بھی عزت بڑھتی ہے اور جو ہمیشہ کھری بات کہنے والا ہو آہستہ آہستہ اس کی نصیحت سے منافرت نہیں پیدا ہوتی بلکہ دن بدن اس کی عزت اور احترام کا جذبہ دل میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھری باتیں کہنے میں ظاہر ہے دنیا میں تمام پہلوں اور اگلوں سے سبقت لے گئے اور سب سے زیادہ آپؐ کی توقیر کی گئی۔ بہت گہری توقیر ہے جو صحابہ کے دل میں بھی تھی بلکہ دشمن بھی آپؐ کی کھری بات کی قدر کرتا تھا۔ جو ابوجہل والا واقعہ آپ کے سامنے ہے اس میں بھی آپؐ نے جا کر جبکہ وہ شدید مخالف تھا کھری بات کہی اور اس کے دل میں اس کھری بات کا رعب پڑ گیا۔ جب بھی کوئی غیر آپ کی بات سنتا تھا جانتا تھا کہ سچی بات ہے اور اس کے نتیجے میں منافرت کی بجائے عزت بڑھا کرتی تھی۔

پس اپنے گھروں میں یہ تجربہ تو کر کے دیکھو۔ اپنے بچوں سے کھری بات کہو اور دیکھو کہ ان کے دلوں میں دن بدن عمر کے ساتھ ساتھ تمہاری عزت بڑھے گی۔ اور اگر یہ نہیں کرو گے تو پھر اولاد ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی اپنے بچوں سے دھوکے کی باتیں کرتا ہو اور بچے پھر ان کی کوئی عزت کرتے رہیں یا آزاد ہونے کے بعد دین سے اور دنیا سے ہر لحاظ سے ان کے اثر سے باہر نہ نکل گئے ہوں۔ جب ان کو توفیق ملتی ہے وہ بڑے ہو کر اپنے ماں باپ کے دائرہ اثر سے باہر نکل جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس موضوع پر تین باتیں ایسی بیان کیں جو منافق کی نشانی ہیں۔ ان میں سے ایک وہی ہے جس کا ذکر کر رہا ہوں۔ فرمایا منافق وہ ہے جو جب کوئی وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الشہادات)۔ پس سب سے پہلے تو بچوں سے وعدہ کرو تو اس میں وعدہ خلافی نہ کرو۔ جو بچوں سے وعدہ خلافی کرے گا وہ باہر بھی وعدہ خلافی کرے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بچے جو اپنے سب سے پیارے ہوں اور عزیز ہوں ان سے تو آدمی وعدہ خلافی کرتا رہے اور باہر کے وعدے پورے کرے یہ ناممکن ہے، فطرت انسانی کے خلاف ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منافق کی یہ علامتیں بیان فرمائی ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ہوش مند شخص جانتے بوجھتے ہوئے منافقت کی راہ اپنے لئے پسند کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موضوع پر جو کچھ فرمایا ہے میرا خیال ہے میں اس حصے کو پیچھے چھوڑ آیا ہوں لیکن اپنی یادداشت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا عمل اس بارے میں بیان کر دیتا ہوں۔ بہت سے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایسے گزرے ہیں کہ ایک شخص جو بیرونی نظر سے ان کو دیکھے وہ سمجھے گا کہ یہ اللہ کا کیسا نبی ہے جو اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں میں مبتلا رہا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جیب میں روڑے بھرے ہوئے تھے۔ اب ملّاں اور بد بخت لوگ ہنسیں گے اور قہقہے لگائیں گے کہ یہ نبی بنا ہوا ہے جیب میں روڑے ہیں۔ وہ اس لئے تھے کہ اپنے ایک بچے سے جو روڑوں سے کھیلتا اور شور مچا رہا تھا آپ نے کہا کہ یہ روڑے مجھے دے دو اور باہر جا کر کھیلو۔ جب واپس آؤ گے میں تمہیں دے دوں گا۔ وہ روڑے جیب میں ڈال لئے تاکہ ان میں سے کوئی بھی ضائع نہ ہو۔ جب وہ بچہ واپس آیا تو وہ روڑے اس کے سپرد کر دئے۔ اب دیکھنے میں ایک بہت چھوٹی بات ہے مگر چھوٹی باتوں ہی سے عظیم باتیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ اگر کسی کو اتنا خیال ہے اپنے بچے سے سچا وعدہ کرنے کا کہ اس کے روڑے سنبھالتا پھرتا ہے تو اندازہ کریں کہ باہر کی دنیا میں اس کا کیا حال ہوگا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی بیشمار دلیلیں ہیں مگر یہ ایک دلیل بھی ہوشمند کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ جو وعدوں کا اتنا سچا ہو وہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں بیان کرنے اور دنیا سے وعدے کرنے میں کتنا سچا نہیں ہوگا۔ پس اسی کو اپنا وطیرہ بنائیں اور اپنے بچوں کو خواہ مخواہ جھوٹے لارے نہ دیا کریں۔

اپنے گھر میں میں نے بچپن سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کی تاکید رکھی۔ ماؤں کی عادت ہوتی ہے میری بیگم مرحومہ بھی، بے خیالی میں لوگ سمجھتے نہیں کہ جھوٹ ہے، بے خیالی میں بچوں سے وعدے کر دیا کرتی تھیں کہ تمہیں میں یہ دیدوں گی، فلاں چیز دیدوں گی اور جب مجھے پتہ چلتا میں وہ ضرور حاصل کر لیا کرتا تھا۔ یہ بھی ایک سمجھانے کا طریقہ تھا۔ بجائے اس کے کہ ان کو کہوں کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے، سختی کرتا، ان کو سمجھانے کا یہ طریق تھا کہ وہ چیز حاصل کر کے مہیا کر دیتا تھا تاکہ جب بچے واپس آئیں تو ان کے لئے موجود ہو۔ تو تربیت کے مختلف رنگ ڈھنگ ہوتے ہیں۔ سچی بات کرنے میں ضروری نہیں کہ وہ کڑوی بات بھی ہو، سچی بات کہنے کے انداز الگ الگ ہیں۔

جب سچی بات کرنی ہی پڑے تو خواہ کسی کو کڑوی لگے وہ ضرور کرنی ہے۔ لیکن اگر آپ یہ پسند کرتے ہوں کہ اس بات کا کوئی ایسا تکلیف دہ اثر نہ پڑے تو یہ ممکن ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں بارہا اس کو آزمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی ساری عمر اپنے بچوں سے کوئی وعدہ نہیں کیا جس کو میں پورا نہ کر سکتا ہوں۔ اس کے نتیجے میں میں خوش ہوں۔ میرے بعد اللہ اسی حال پر ان کو قائم رکھے، یہ میری دعا ہے۔ آپ بھی اپنے بچوں کے لئے یہی دعا کیا کریں اور جب یہ دعا کریں گے تو اس عمل کے بعد ہونی چاہئے جو اس دعا کے مطابق ہو ورنہ وہی منافقت والی بات آجائے گی۔ آپ کے لئے بھی بچوں کی خاطر دل میں ایسا درد ہونا چاہئے جو اللہ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ میں نے محسوس کیا اور میں جانتا ہوں کہ اللہ اس درد کو کبھی ضائع نہیں کرتا، توقع سے بڑھ کر پھل لگاتا ہے۔ تو اپنے گھروں میں تجربہ تو کر کے دیکھیں کتنا آسان تجربہ ہے۔ بچوں سے پیار ہوا کرتا ہے ان کے حق میں یہ باتیں کرنی ہیں اس میں کونسی مشکل ہے۔ لیکن جو مشکل ہے وہ یہ کہ سر سے ٹالنے کی کوشش نہ کریں بچوں کو، جب بھی ٹالیں گے ہمیشہ کے لئے وہ ٹل جائیں گے پھر آپ کو ان کی نیکی دیکھنا نصیب نہیں ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات میں سے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے بہت بڑے واقعات ہیں اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے وہ واقعات بڑے بیان کئے ہوئے ہیں اور بھی بہت سے صحابہ نے واقعات بیان کئے ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ چھوٹا سا کوئی وعدہ کیا ہے اور پھر وہ بھولے نہیں۔ ایک دفعہ ایک صحابی جو غالباً حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ ہی تھے سوئے ہوئے تھے اور ان کی آنکھ کھلی تو دیکھا چارپائی کے نیچے فرش پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیٹے ہوئے ہیں۔ وہ گھبرا کر اٹھے کہ ہیں! آپ یہاں لیٹے ہوئے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا نہیں، گھبراؤ نہیں، میں تمہاری حفاظت کر رہا ہوں، اپنے بچوں کے شور سے۔ بچوں کو میں نے باہر بھگا دیا تھا اور کہا تھا خبردار جو ادھر آئے میں یہاں ہونگا۔ اس یقین پر کہ میں یہاں ہوں گا، وہ آپ کو تنگ نہیں کر رہے۔ آپ نے کہا اگر میری یہ بات غلط ہوتی، کوئی جھانک کے دیکھ لیتا کہ میں یہاں نہیں ہوں تو اس پر کیا بد اثر پڑتا۔ ایک تو آپ کی نیند خراب ہوتی، دوسرا اس کی تربیت بگڑ جاتی۔

اتنا باریک خیال تھا سچی، صاف اور کھری بات کرنے کا کہ آپ گردو پیش نظر ڈال کر دیکھ لیں آپ کو کوئی دوسرا انسان اس باریکی کے ساتھ اپنی باتوں کی حفاظت کرنے والا نہیں ملے گا۔ یہ وہ شخص ہے جس کو لوگ جھوٹا بھی کہتے ہیں، ان کی اپنی بدنصیبی ہے۔ وہ جب مریں گے تو اللہ ان سے جو سلوک چاہے فرمائے لیکن ایک باشعور انسان جو گہرائی کی نظر سے کسی کے سچ کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے اسے بڑی باتوں کی بجائے روزمرہ کی چھوٹی باتوں میں اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ بڑی باتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے بڑے بڑے دعاوی میں بڑے جھوٹ بولے جاتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ میں ان جھوٹوں کے ساتھ دنیا میں عزت اور توقیر پا جاؤں گا لیکن چھوٹے معاملات میں گھر میں ہر روز کی چھوٹی چھوٹی زندگی کی باتوں میں جھوٹ نہ بولنا بہت بڑی آزمائش ہے، بہت کڑی آزمائش ہے۔ اس آزمائش پہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کبھی آپ کوئی آدمی نہیں دیکھیں گے جو اس طرح پورا اترا ہو۔

اور آپ کو اپنے گھروں میں یہ دستور بنانا چاہئے اندر کی آزمائش کو سنبھال لیں، باہر اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو صاف ستھرا اور پاکیزہ وجود کے طور پر دنیا کے سامنے ظاہر فرمائے گا پھر آپ کے بڑے دعاوی بھی قبول کئے جائیں گے۔ لیکن فطرت میں دورنگی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ دورنگی ہے جو انسان کو برباد کر دیتی ہے۔ اب اس ضمن میں خواہ یہ بعض نوٹس جو میرے رہ گئے ان کے نتیجے میں خطبہ چھوٹا بھی ہو تو حرج نہیں کیونکہ ان آیات میں آئندہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ سے متعلق جو میں باتیں کہنا چاہتا ہوں اس میں یہ کافی اہم اور وسیع ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ کی آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں "حقیقت میں اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم ایک مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنے آپ کو اس امر نیکی کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو" (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰/مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے اور میں اسی سے بات شروع کرتا ہوں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جو تفسیر صغیر میں ترجمہ پیش فرمایا ہے اس میں اس پہلے حصے کو یہود کے متعلق اور سابقہ قوموں کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتَابَ اور الکِتَاب سے وہ تورات اور پہلی کتب مقدسہ مراد لی ہیں۔ اس کی وجہ یہ حسن ظنی

ارشاد نبوی

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794 27-0471

GUARANTED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Sonika

HAWAI

NIR

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd

34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

STAR

☎ 543105

CHAPPALS

WHOLE-SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرمائے کہ کیا تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے نفس کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہود ایسا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بھی حضرت مصلح موعودؓ کا خیال ادھر گیا۔ لیکن اگلی آیت صاف بتا رہی ہے کہ امت مسلمہ ہی مراد ہے کیونکہ پہلوں کو حکم دیتے ہوئے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرما سکتا تھا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ اگر پہلی آیت میں پہلی قوموں کا ذکر ہوتا تو ان کو ان کی خرابی کی طرف متوجہ کر کے معاً یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اے گزری ہوئی قومو! وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ تو میرے نزدیک لازماً یہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام مراد ہیں۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ سے یہ مراد نہیں ہے کہ تم ایسا کرتے ہو۔ مراد یہ ہے کہ تمہارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ تم تو امتوں کی اصلاح کے لئے، ان کو برائیوں سے روکنے کے لئے نکالے گئے ہو کیا ایسا کرو گے؟ یعنی "اَ" کا جو سوال ہے یہ ان معنوں میں آتا ہے کہ کیا تم یہ کرو گے کہ لوگوں کو تو نیکی کی نصیحت کر رہے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاؤ، ہرگز ایسا نہیں کرنا۔ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ۔ تم الکتاب یعنی قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والی قوم ہو۔ تم سے ہرگز یہ توقع نہیں۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ پس کیا تم عقل نہیں کرو گے۔ یا کیا تم عقل نہیں کرتے۔ تو یہ سوال ہے ایک احتمال کے بیان کے طور پر جسے رد کرنا مقصود ہے اور اگلی آیت بعینہٖ اس کے مطابق ہے۔

یہ جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے بنی نوع انسان کی اصلاح، ان کو نیکی کا حکم دینا اور اپنے آپ کو نیکیوں پر قائم رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا ممکن نہیں۔ اس کے لئے لازم ہے کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ تو اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے سے مدد مانگو۔ اَلصَّلٰوة کا معنی دعا بھی ہے اور الصلوٰۃ کا معنی روزمرہ کی نماز جو ہم پڑھتے ہیں وہ بھی ہے۔ تو دونوں معنے اس میں آجائیں گے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ لازم ہے کہ نماز کی باقاعدگی اختیار کرو اور نمازوں میں بھی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہو کہ تم کبھی دوغلے نہ بنو، خدا کی نظر میں تم منافق نہ ٹھہرو اور صبر کے ساتھ اور عام چلتے پھرتے دعاؤں کے ساتھ خدا سے مدد مانگتے رہو۔

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ مگر یہ بات بہت بھاری ہے لوگوں پر، صبر کی تلقین میں اللہ سے مدد مانگنا یہ بھی بھاری ہے۔ اب جس چیز کے لئے مدد مانگ رہے ہیں وہ چیز ہی بھاری ہو جائے تو کیسے توفیق ملے گی۔ تو در اصل جو مدد مانگی جا رہی ہے اس میں یہ توفیق بھی شامل ہے کہ ہمیں یہ مدد مانگنے کی بھی توفیق عطا فرما لیکن ایک شرط رکھ دی ہے وہ لازم ہے۔ بہت بوجھل ہو گا یہ حکم مگر ان لوگوں کے لئے جو خاک بسر ہوں، ان کا نفس مارا ہوا ہو، وہ زمین پر بچھے رہنے والے ہوں، ان کے لئے معاملہ بوجھل نہیں ہو گا۔ اس لئے بوجھل نہیں ہو گا کہ جو زمین پر بیٹھا ہے اس نے تو بھیک مانگنی ہی ہے اور کیا کرے گا۔ اب اکثر فقیر جو ہیں ان کو آپ دیکھیں گے زمین پر بیٹھے ہوتے ہیں کیونکہ زمین پر بیٹھنا ایک عاجزی کی علامت بھی ہے اور احتیاج کو ثابت کرتی ہے۔ جو زمین پر بیٹھا ہو گا اس نے ہاتھ پھیلانے ہی ہیں تو جس کو خدا تعالیٰ یہ توفیق دے کہ وہ خاک بسر ہو جائے اس کے لئے مشکل نہیں ہے۔ وہ اللہ سے مدد مانگے اور خواہ کتنے مشکل کام پر اللہ کی مدد طلب کر رہا ہو اللہ تعالیٰ اس کی اس عاجزی کو دیکھتے ہوئے اس پر ان راہوں کو آسان فرما دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "حقیقت میں اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم ایک مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کہ تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنے آپ کو اس امر نیکی کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو"۔ اس ضمن میں جو ایک ترجمہ بعینہٖ عربی لغت کے مطابق ہے مگر عموماً یہاں بیان نہیں کیا جاتا وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ میں اپنی جانیں تو مراد ہیں ہی مگر اَنْفُسَكُمْ سے مراد اپنے اہل و عیال بھی ہیں اور بعینہٖ عربی لغت کے مطابق یہ ترجمہ جائز بلکہ اہمیت رکھتا ہے۔ تو مراد یہ ہے کہ تم دنیا کی اصلاح کے لئے نکلو گے، اپنی اصلاح نہ کرو، اپنے بچوں کی بھی نہ کرو جو گھر میں تمہارے سامنے تمہاری اصلاح کے لئے مہیا ہیں تو کس منہ سے دنیا کے سامنے نکلو گے۔ یہ خیال ایک جھوٹا اور باطل خیال ہے کہ اس کے باوجود دنیا تمہاری بات سن لے گی اور اس پر اثر پڑے گا۔ تو یہ اَنْفُسَكُمْ والا دوسرا معنی ہے کہ اپنے اہل و عیال، اپنے بچوں کو بھول جاتے ہو۔ یہ وہ معنیٰ ہے جو مسلسل بیان کر رہا ہوں اور آپ کو خصوصیت سے اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

ایک اور معنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمایا ہے، "خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے"۔ اب یہ ایسا لطیف معنی ہے جس کا میرے علم کے مطابق کسی دوسرے مفسر کو کبھی خیال نہیں آیا۔ نیکی کا حکم دینا تو صاف نظر آ رہا ہے مگر اس کا یہ نتیجہ نکالنا کہ دوسروں کے عیوب ڈھونڈتا رہے۔ یہ بہت گہرا نفسیاتی نکتہ ہے جسے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گہرائی میں ڈوب کر سمجھا ہے آپ کو بھی سمجھنا چاہئے۔ "دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے کیونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے"۔

اگر اپنے عیوب نہیں دیکھے گا تو اپنے نفس کو نیکی کا حکم کیسے دے گا یہ بے بنیادی بات۔ اپنے عیوب کی تلاش اس آیت کا ایک لازمی حصہ بنتا ہے۔ کوئی شخص اپنے نفس کو نیکی کی تعلیم نہیں دے سکتا جب تک اس کو معلوم نہ ہو کہ کن کن بدیوں کا شکار ہے۔ بدیوں کا علم ہی نہیں تو نیکی کی تعلیم کیسے ہو سکتی ہے۔ نیکی کا تو مطلب ہے بدیوں کو دور کرنا۔ بدیاں دور ہوں گی تو نیکیوں کا سلسلہ شروع ہو گا۔ ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ **جو اپنی بدیوں کی تلاش شروع کر دیتا ہے وہ دوسروں کی بدیوں کی تلاش سے باز آجاتا ہے۔** یہ بہت ہی عظیم نفسیاتی نکتہ ہے جس کو بعض پہلے لوگوں نے اپنے طور پر، قرآن کریم کی آیت کی تشریح کے طور پر نہیں، اپنے طور پر پایا اور اس سے استفادہ کیا۔ میں اس ضمن میں بہادر شاہ ظفر کا ایک شعر پہلے بھی پڑھ کر سناتا رہا ہوں۔ وہ کہتا ہے ؎

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر، رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

کیسی گہری فطرت کی بات وہ کر گیا ہے۔ اپنی برائیوں پر جب نظر پڑی تو اپنا وجود گندہ دکھائی دینے لگا اور اس کے بعد غیروں کے عیوب تلاش کرنے کا حوصلہ ہی باقی نہیں رہتا۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے اس آیت سے جوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھول کر بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اسلئے آخر کار لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پھر اس پر اس سے زیادہ سخت فتویٰ قرآن کریم کا جاری ہو جاتا ہے کہ تم کیوں ایسی باتیں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

"اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے"۔ اخلاص اور محبت سے نصیحت کرنی مشکل ہے۔ اخلاص اور محبت سے نصیحت تبھی ہو سکتی ہے اگر دل کا پوشیدہ کبر اٹھا کے باہر پھینک دیا جائے اور وہ جو ایک پوشیدہ کبر ہے وہ اپنی برائیوں کی تلاش کئے بغیر نظر بھی نہیں آتا۔ یہ سلسلہ ہے جو اسی طرح سلسلہ وار آگے بڑھتا ہے۔ تو اپنے نفس کے عیوب پر نظر رکھنا، ہمیشہ اس کی تلاش رکھنا، اس کے نتیجے میں پھر نصیحت میں بغض کا کوئی پہلو باقی نہیں رہے گا اور جب بغض کا پہلو نہیں رہے گا تو پھر سوائے ہمدردی کے کوئی وجہ نہیں ہو گی کہ تم نصیحت کرو گے اور یہی ہے جو اللہ تعالیٰ

M.T.A کے ذریعہ اردو کلاس

جملہ والدین واقفین و واقفات نو کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ M.T.A کے ذریعہ بچوں کی جو کلاسیں لی جاتی ہیں اسے اپنے بچوں کو ضرور دکھایا کریں کیونکہ ان کلاسوں میں حضور انور بھی بنفس نفیس شمولیت فرماتے ہیں۔ ان کلاسوں سے مسلسل استفادہ کیا جانا واقفین بچوں کیلئے بے حد ضروری ہے۔ (نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
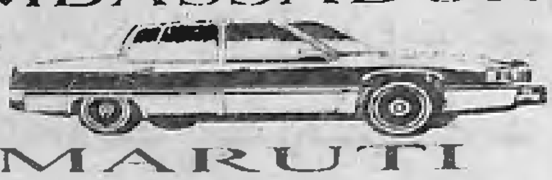
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان : 0092-4524-212515
رہائش : 0092-4524-212300

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم
(M/S) NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A. Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

اُمّتِ مسلمہ سے چاہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سوائے ہمدردی بنی نوع انسان کے کسی اور وجہ سے نصیحت نہیں کی۔ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوشیدہ بُغض اور کبر کا جو ذکر فرمایا یہ روزمرہ کے تجربے میں دکھائی دیتا ہے۔ بچوں سے بھی وہ لوگ جو سختی سے بات کرتے ہیں اور سختی سے روکتے ہیں اگر وہ دل کو ٹٹول کر دیکھیں تو اس میں بھی ایک کبر ہوتا ہے۔ اپنے بچے کو سامنے حقیر اور بے طاقت دیکھ رہے ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں غلبہ ان پر ملا ہوا ہے۔ اور اس کبر کی وجہ سے ان کی نصیحت کے انداز ہی میں ایسی کڑوی بات داخل ہو جاتی ہے جس سے نصیحت بے کار جاتی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح کو باریکی سے پڑھیں اور باریکی سے ان پر عمل کرنا سیکھیں۔ اس کا لازمی نتیجہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نکالا ہے "اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۶۹)

اب یہ جو ہمیشگی کا امتحان ہے اس سے پتہ چلا کہ کتنا مشکل موضوع ہے۔ "ہمیشہ امتحان لیتا رہے"۔ صبح شام جو بات انسان کے سامنے آئے یا سوچے اس کو پرکھے بھی اور یہ وہ مشکلات ہیں جن کے لئے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کا حکم ہے۔ **اگر صبر کے ساتھ اور عبادت کے ساتھ اور دن رات کی دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مدد نہیں مانگو گے تو بہت مشکل کام ہے جس کی طرف تمہیں بلایا جا رہا ہے۔** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "یاد رکھو اس اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے" (ملفوظات جلد اول، طبع جدید، صفحہ ۳۵۹، ۳۶۰)۔ اب جتنے مشکل مقامات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بلاتے ہیں ہمیشہ بلا استثناء ان کا آسان حل بھی تجویز فرما دیتے ہیں۔ اور اس آسان حل سے وابستہ جو مشکلات ہیں ان کا بھی آسان حل تجویز فرماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ آغاز جو بڑا مشکل آغاز تھا اس آغاز کا انجام آسان بنا دیتے ہیں تاکہ جماعت کے ہر چھوٹے بڑے کو اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

اب یہ بات بھی غور سے سن لیں کہ اس کو کیسے آسان بنایا۔ فرمایا تزکیہ اخلاق اور نفس کا مشکل کام ہے۔ ہر روز امتحان لو، کیسے امتحان لو کہ ہر وقت ان باتوں کی طرف خیال رہے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں آ رہو۔ خدا تعالیٰ نے اس غرض سے مزکی بنایا ہوا ہے کسی کو اور قرآن کریم نے وہ مزکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پیش فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس وقت ہم میں موجود نہیں لیکن مزکی پھر کیسے ہوئے، کیسے ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت اختیار کر سکتے ہیں اگر صحبت اختیار کریں گے تو از خود تزکیہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک معنی یہ پیش فرمایا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت سے، آپ کی نصائح سے، آپ کے نیک عمل کو دیکھ کر اپنا تزکیہ ایک حد تک کر لیا ہے اگر توفیق ملے تو ان لوگوں کے ساتھ رہو۔ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فیض سے اپنا تزکیہ کیا ہے وہ تزکیہ یافتہ لوگ آپ کا تزکیہ کر سکیں گے اور جو جو باتیں مشکل دکھائی دیتی ہیں آسان ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن جن معنوں میں میں اس وقت بات رکھ رہا ہوں وہ براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت کا مسئلہ ہے۔ میرے نزدیک یہ ممکن ہے اور ان سارے مسائل کا جن کا ذکر گزرا ہے بہترین علاج یہ ہے۔ **سوتے جاگتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر سے آپ کی صحبت اختیار کریں۔** جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، آپ کے احسانات کا تصور باندھتے ہیں تو وہ ایک صحبت ہے اور جب بھی آپ سوئیں اس کے نتیجے میں بدخیالات از خود بھاگیں گے۔ "اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا" اس کو بھگانے کے لئے آپ کو محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کے تصور کی صحبت ہو اور بدخیالات وہاں رہ پا جائیں۔ ممکن ہی نہیں ہے کہ بیک وقت یہ دونوں باتیں اکٹھی چل سکیں۔

پس کتنا آسان مسئلہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت اختیار کرنا اور یہ صحبت احسانوں کو یاد کر کے ہو سکتی ہے ورنہ یہ بھی مشکل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو ہم پر احسانات فرمائے ہیں ان کا تو شمار ممکن ہی نہیں ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں چھوٹی سے چھوٹی نصیحت آپ نے پیچھے چھوڑ دی جس سے انسانی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ کئی لوگ دانتوں کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ آج کل کے جدید ترین ڈاکٹر بھی ان کا کوئی مؤثر علاج نہیں کر سکتے۔ جو گل گئے دانت گل گئے۔ لیکن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ عادت تھی اور اسی کی نصیحت فرماتے تھے کہ ہر نماز سے پہلے اچھی طرح مسواک کرو۔ اگر پانچ وقت کسی کو دانت صاف کرنے کی عادت ہو اور بچوں کو بھی جو آپ ضرور سکھاتے ہیں کہ یہ عادت ڈال دیں تو کیسے ممکن ہے کہ عمر کے کسی حصے میں بھی ان کے دانت خراب ہو جائیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ کوتاہیوں کے نتیجے میں انسان کی عادت نہ رہی ہو تو پھر جو وہ دانتوں پر برا اثر پڑ جاتا ہے یہ الگ مسئلہ ہے۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کا مسواک کی عادت سے تعلق نہیں وہ اندرونی بیماریاں ہیں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیماریوں کا ذکر نہیں فرما رہے۔ آپ فرما رہے ہیں جو دانت تمہیں خدا نے دیئے ہیں جس حالت میں دیئے ہیں ان کی حفاظت تم پر فرض ہے۔ اگر اچھے دانتوں والا پانچ وقت کی اس عادت کو اپنا لے تو کبھی اس کے دانت خراب نہیں ہوں گے۔ چنانچہ میری ملاقاتوں پہ جو لوگ آتے ہیں ان میں بعض دفعہ نیا دولہا، دلہن، بہت خوبصورت دانت، ہنستے ہیں تو موتیوں کی طرح دانت دکھائی دیتے ہیں ان کو میں ضرور نصیحت کیا کرتا ہوں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت عطا فرمائی ہے اور ایک اور نعمت بھی دی ہے دنیا اس سے اعراض کرتی ہے لیکن آپ نے اعراض نہیں کرنا، وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ آپ اس نعمت کے سہارے اس ظاہری نعمت کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ پانچ وقت مسواک کیا کرو آج کل مسواک نہیں تو ٹوتھ پیسٹیں ہر قسم کی موجود ہیں۔ اگر پانچ وقت کرو تو ساری زندگی دانت صاف رہیں گے اور لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عمر کے ساتھ دانت ضرور جھڑتے ہیں یہ غلط ہے۔ عمر کے ساتھ اچھے دانت جن کی حفاظت کی جائے وہ مضبوط بھی رہتے ہیں کیونکہ دانتوں کی مضبوطی کا تعلق مسوڑھوں کی مضبوطی سے ہے اور جب آپ ان کی پانچ وقت صفائی کریں تو وہ جراثیم مسوڑھوں کو نرم ہونے ہی نہیں دیتے وہ ہمیشہ ٹھیک رہتے ہیں۔ پس یہ وہ صحبت ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔

ایک معمولی، چھوٹی سی مثال میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے۔ اس صحبت کے لئے آپؐ کے نعمت ہونے کا تصور اُن روزمرہ کی نصیحتوں میں سے اخذ کریں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں فرمائیں۔ جسم کو پاک صاف رکھنا، ہر قسم کی بدیوں سے دور بھاگنا، جسم کی صفائی، ان میں سے ہر نصیحت ایک بہت بڑی نعمت ہے اور وہ سارے بدن کی صحت کے لئے انتہائی ضروری بن جاتی ہے۔ یہاں تک نصیحت کہ کھانے سے کب ہاتھ کھینچنا ہے اور کن چیزوں میں تکلف نہیں کرنا، جو کھانا ہے وہ پاک ہو، حلال ہی نہ ہو پاک بھی ہو۔ جب بھی اس میں یہ شبہ ہو کہ وہ حلال تو ہے مگر پاک نہیں رہا اس کو اٹھا کے پھینک دو یا دوبارہ اتنا گرم کر لو کہ یقین ہو جائے کہ وہ ناپاکی اس میں سے مر گئی ہے۔ یہ صرف چند چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں ان کا حد و شمار ہی نہیں ہے۔

میں نے تو ہمیشہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احسانات کا تصور باندھا اور غور کیا تو حیران رہ گیا کہ کلیۃً ساری زندگی کے لئے ہم غلامان مصطفیٰ آپؐ کے احسانات کے تلے اتنا دبے چکے ہیں کہ کبھی سر اٹھانے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے۔ جو صحابہ آپ کے سامنے آوازیں نیچی رکھتے تھے، جو ادب سے دیکھتے تھے ان کے متعلق یاد رکھیں کہ صرف آوازیں ہی دھیمی نہیں رکھتے تھے نظریں بھی نیچی رکھا کرتے تھے۔ اب میں خطبہ دیتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ اکثر لوگ محبت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وقت یہ طریق نہیں تھا۔ ان کو اس سے بہت زیادہ محبت تھی جو آپ کو مجھ سے ہے مگر اپنی آوازیں بھی دھیمی رکھتے تھے اور اپنی نظروں کو بھی نیچا رکھتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال کے بعد پوچھا گیا کہ آپ کی شکل کیسی تھی تو دھاڑیں مار مار کے رونے لگے، زار و قطار رونے لگے، اتنا حسین چہرہ تھا کہ میں چاہتا بھی تو نظر پڑ ہی نہیں سکتی تھی اور پھر محبت اور عشق کے تقاضے کے نتیجے میں مجھے جرأت بھی نہیں ہوتی تھی کہ میں گھور کے دیکھوں، غور سے دیکھوں۔ اب میں یاد کرتا ہوں اور جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے تو میں بتا نہیں سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے چہرے کی تفصیل کیا تھی۔

پس یہ سارے وہ آداب ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہم نے سیکھے ہیں۔ اب ان پر غور کریں تو ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ ان آداب کے احسان کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توقیر کرتے چلے جائیں گے اور آپ کی عظمت کا تصور آپ کے دل میں بڑھتا چلا جائے گا، اپنے آپ کو ہمیشہ زیر بار سمجھیں گے اور یہ وہ صحبت ہے۔ جس صحبت کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے کہ یہ مزکی تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس مزکی نفس کی صحبت میں رہو۔ اگر یہ صحبت مل جائے تو وہ جو مسائل پہلے بیان کئے گئے ہیں یہ کرو، وہ کرو وہ تو بالکل آسان اور ہر قسم کی مشکل سے آزاد ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، جب تک کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے یہ کام جن کی طرف میں بلا رہا ہوں یہ ممکن نہیں ہیں۔ "اول دروازہ جو کھلتا ہے وہ گندگی دور ہونے سے کھلتا ہے"۔ اب گندگی دور کیسے ہوتی ہے یہ بھی بڑا دلچسپ مضمون ہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آگے بڑھایا ہے۔ "جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں"۔ یعنی انسان کا دل گندگی سے اس لئے بھرا رہتا ہے کہ ان سے اس کو ایک مناسبت ہوتی ہے۔ "لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دور ہونی

شروع ہو جاتی ہے"۔ کیونکہ پاک صحبت جب دل میں گھر کرتی ہے تو پلیدی خود بخود دوڑتی ہے۔ یعنی یہ مراد نہیں کہ وہ آکے جھاڑو دیتا ہے آپ کے دل کو، آپ کے لئے گند اکام بھی گویا وہ کرتا ہے۔ یہ ایک بہت باریک نکتہ ہے اگر دل میں کسی عظیم شخص کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ دل میں گھر کر جائے تو اس کے نتیجے میں پلیدی اس سے بھاگتی ہے، اس کو بھگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جب یہ فرمایا "جَآءَ الحَقّ وَزَهَقَ البَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا" تو یہی نکتہ ہے جو اس میں بیان فرمایا گیا۔ حق آگیا یعنی ایک عظیم معنی اس کا یہ ہے کہ محمدؐ رسول اللہ آگئے۔ وہ زَهَقَ البَاطِلُ حق کے آتے ہی باطل نے دوڑنا شروع کیا۔ اِنَّ البَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا کیونکہ اس بدبخت کے مقدر میں دوڑنے کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ وہ اس مقام پر ٹھہر نہیں سکتا۔ جس مقام پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جاگزیں ہو چکے تھے۔ پس یہ وہ صحبت صالح ہے جس کا مسیح موعود علیہ السلام ذکر فرما رہے ہیں۔

فرماتے ہیں، "اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دور ہونی شروع ہو جاتی ہے کیونکہ پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں"۔ روح القدس ایک فرشتے کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے مگر وہ روح القدس جس کی بات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پاک تصور ہے۔ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب پیدا ہوتا ہے"۔ لیکن آخری بات وہی مٹی میں مل جانے والی بات فرما رہے ہیں۔ "خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی"۔ مٹی میں مل جاؤ پیشتر اس کے کہ وہ وقت آجائے کہ تم مٹی میں ملا دیئے جاؤ، کہ مجبوراً مٹی میں مل جاؤ اس کا لفظی ترجمہ یہی بنے گا کہ مٹی میں خود مل جاؤ پیشتر اس کے کہ تم مجبوراً مٹی میں مل جاؤ۔ مٹی میں تو ملنا ہی ہے اس سے پہلے پہلے کیوں نہیں مٹی میں ملتے۔

"اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کردے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جویا ہوتا ہے۔ میں تو حیران ہو جاتا ہوں اور کچھ سمجھ نہیں آتا کہ انسان کیوں دلیری کرتا ہے جب کہ وہ جانتا ہے کہ خدا ہے"۔ پس ان سب امور کا ایک لازمی گہرا تعلق ہستی باری تعالیٰ پر ایمان کی حقیقت کے ساتھ ہے جس گہرائی کے ساتھ یہ حقیقت آپ کے دل میں جلوہ گر ہوگی اسی گہرائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور روح القدس بھی آپ کو عطا ہونی شروع ہو جائے گی۔

کشتی نوح میں آپؑ فرماتے ہیں: "نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ انسان کو جو حکم اللہ تعالیٰ نے شریعت کے رنگ میں دیئے ہیں جیسے اَقِیْمُوا الصَّلوٰۃ، نماز کو قائم رکھو۔ پھر فرمایا، وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰۃ، ان پر جب وہ ایک عرصے تک قائم رہتا ہے تو یہ احکام بھی شرعی رنگ سے نکل کر کَوْنِی رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور پھر وہ ان احکام کی خلاف ورزی کر ہی نہیں سکتا"۔

کَوْنِی کا ایک مطلب ہے کائنات، وسیع تر دنیا اور ایک کَوْنِی کا مطلب ہے فطرت اور جبلت۔ تو فرمایا کہ جب ایک عرصے تک تم یہ کام کرتے رہو گے تو وہ تمہاری جبلت بن جائے گا۔ تمہارے اختیار ہی میں نہیں رہے گا کہ اس سے باہر نکل سکو۔ پس جبلت بنانے کے لئے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ایمان کی گہری حقیقت نصیب ہونی ضروری ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان کے نتیجے میں آپ کے دل پر وہ نور اترے گا جسے قرآن کریم نے محمدؐ رسول اللہ بیان فرمایا ہے۔ اور اس نور کے ساتھ تمام اندھیروں کا دور ہونا، بھاگ جانا ایک طبعی اور لازمی حقیقت ہے اس کے ساتھ اگر آپ رہے، اس حالت میں آپ رہے تو یہ آپ کی جبلت بن جائے گی۔ آپ کی فطرت ثانیہ بن جائے گی بلکہ فطرت اولیٰ ہو جائے گی۔ دوسری ہر فطرت آپ کو ثانیہ دکھائی دے گی۔ خدا کرے ہمیں اس کی توفیق ملے کیونکہ اس کے بغیر جو عظیم تقاضے ان سے وابستہ ہیں ان کا پورا ہونا ممکن نہیں ہو سکتا۔

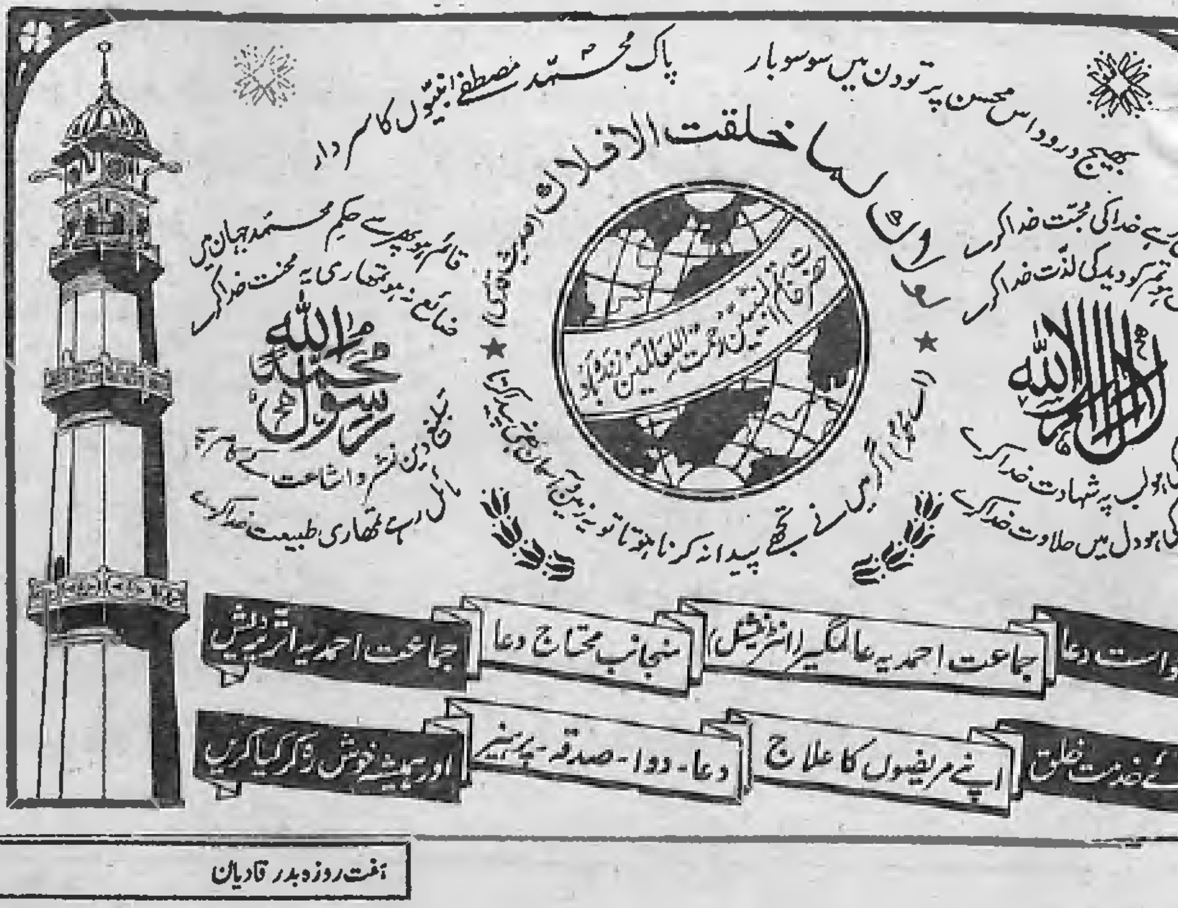

انعامی مقالہ نویسی

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۹۹-۹۸ء کیلئے "مقام والدین" کا عنوان مقالہ نویسوں کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ مقالہ میں اوّل دوم- سوم آنے والے کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰-۱۰۰۰-۵۰۰ روپے انعام مقرر کئے گئے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس میں شامل ہوں اور ایسے تعلیم یافتہ بچوں کو اس انعامی مقالہ میں شامل ہونے کی تاکید کریں۔ تاکہ مقالہ لکھنے کے ساتھ ان کے علمی ذوق میں اضافہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے۔ اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عطا کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ایسے تحریری انعامی مقالہ کے موقعہ پر ہم ارشاد ربانی رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا کے مطابق اپنے علمی معیار کو بڑھانے کیلئے کوشش کریں۔

شرائط مقالہ :-

۱- مقالہ کم از کم دس ہزار (۱۰،۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے جو عربی، اردو یا انگریزی زبان میں ہو۔

۲- مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کریں۔

۳- مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

۴- مقالہ نظارت ہذا میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۹ء تک پہنچ جانا چاہئے۔ ۲۸ فروری کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات اس انعامی مقالے میں شامل نہیں ہونگے۔

۵- مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

۶- مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہونگے کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

۷- مقالہ کے بارے میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے۔ مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

Railway Reservation

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۷-۶-۵ دسمبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں اُن کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۱۵ نومبر تک ارسال کر دیں۔ اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ۶۰ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station.................To.................Date..........Train No..........

Class.................Seat or Berth.................

Name.................................M/F..........Age..........

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

EXPORTS & IMPORTS

All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)

Contact:

OCEANIC EXIM

57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

بقیہ اختتامی خطاب از صفحہ اول

چھوڑنا: "اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ"۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رحم تو آنحضرتؐ کی فطرت میں تھا۔ حضرت جریرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ (مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان و العیال)۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ اس لئے رحم نہیں کیا کرتے تھے کہ اللہ رحم فرمائے۔ اللہ نے رحم فرمایا تو آپؐ رحم فرمایا کرتے تھے۔ مگر بنی نوع انسان کو یہ تعلیم تھی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم پر بھی اللہ رحم فرمائے تو اس کی مخلوق پر رحم کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا یعنی بڑے کی عزت نہیں کرتا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی رحمۃ الصبیان)

حضور نے فرمایا کہ میں نے بسا اوقات ملاقات کے دوران دیکھا ہے کہ بعض سخت انسان اور سخت مائیں اپنے بچوں سے بڑی سختی کا سلوک کرتی ہیں۔ ایسے بچے ہمیشہ دل میں بغض اور کینہ لے کر بڑے ہوتے ہیں اور جب ان کو توفیق ملتی ہے تو ایسے ماں باپ سے روگردانی ہی نہیں کرتے بعض دفعہ ان کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور سارے معاشرہ کے باغی بن جایا کرتے ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو اپنے روزمرہ کی تربیت میں بھی پیش نظر رکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں چھوٹے سے عمر کا چھوٹا ہونا مراد ہے، عام دنیا میں چھوٹا ہونا مراد نہیں۔ صَغِیْرَنَا کا یہ مطلب ہے کہ اپنے بچوں سے ہی شفقت نہ کرو، دوسروں کے بچوں سے بھی شفقت کرو۔ اپنے بچوں سے تو بعض مائیں شفقت کرتی ہیں لیکن ان کی شفقت ایسی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں دوسرے بچوں پر سختی کرتی ہیں۔ اس شفقت کی کوئی قدر اللہ کی نگاہ میں نہیں۔ شفقت وہی ہے جو ہر بچے پر کی جائے اور اپنے بچوں پر تو خصوصیت سے شفقت ہوتی ہی ہے۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل اقتباس حضور نے پیش فرمایا:

"یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے جس قدر اس کی ہمت اور عزم اور مقاصد عالی ہونگے اسی پایہ کا وہ کلام ہوگا اور وحیٔ الٰہی میں بھی یہی رنگ ہوتا ہے۔ جس شخص کی طرف اس کی وحی آتی ہے جس قدر ہمت بلند رکھنے والا وہ ہوگا اسی پایہ کا کلام اسے ملے گا۔ آنحضرت ﷺ کی ہمت اور استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت وسیع تھا اس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اس پایہ اور رتبہ کا ہے اور دوسرا کوئی شخص اس ہمت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا کیونکہ آپ کی دعوت کسی محدود وقت یا مخصوص قوم کے لئے نہ تھی جیسے آپ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی۔ بلکہ آپؐ کے لئے فرمایا گیا، "قُلْ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا" اور "مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ جس شخص کی بعثت اور رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع ہو اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱/ مئی ۱۹۰۳ء، صفحہ ۲)

پھر حضور نے سورۃ الاحزاب کی حسب ذیل آیات پڑھیں:

﴿یاایھا النبی انا ارسلنٰك شاھدا و مبشرا و نذیرا. و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا. و بشر المومنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا. ولا تطع الکٰفرین والمنٰفقین و دع اذٰھم و توکل علی اللہ و کفٰی باللہ وکیلاً﴾ (سورۃ الاحزاب آیات ۴۶ تا ۴۹)

حضور انور نے ان آیات کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل ارشاد پڑھ کر سنایا:

"اس جگہ آپ کا نام چراغ رکھنے میں ایک اور باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا۔ چاند سورج میں یہ بات نہیں ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہوگا۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ ظلمت کی انتہا کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی بعض صفات کی وجہ سے کسی انسان کو اپنی طرف سے علم اور معرفت دے کر بھیجتا ہے اور اس کے کلام میں تاثیر اور اس کی توجہ میں جذب رکھ دیتا ہے۔ اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں مگر وہ ان ہی کو جذب کرتے ہیں اور ان پر ہی اُن کی تاثیرات اثر کرتی ہیں جو اس انتخاب کے لائق ہوتے ہیں۔ دیکھو آنحضرت ﷺ کا نام سراجاً منیراً ہے مگر ابوجہل نے کہاں قبول کیا؟"۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۴/ جولائی ۱۹۰۸ء، صفحہ ۱۱)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفتح کی حسب ذیل آیات کی تلاوت کی:

﴿انا ارسلنٰك شاھدا و مبشرا و نذیراً. لتؤمنوا باللہ ورسولہ و تعزروہ و توقروہ وتسبحوہ بکرۃ و اصیلاً. ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ. یداللہ فوق ایدیھم. فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ. و من اوفٰی بما عٰھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیماً﴾ (سورۃ الفتح آیات ۹ تا ۱۱)

اور اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش فرمایا:

"جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ واضح ہو کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ سے بیعت کرتے تھے وہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کیا کرتے تھے اور مردوں کے لئے یہی طریق بیعت کا ہے۔ سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے بطریق مجاز آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات کو اپنی ذات اقدس ہی قرار دے دیا اور ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دے دیا۔ یہ کلمہ مقام جمع میں ہے جو بوجہ نہایت قرب آنحضرت ﷺ کے حق میں بولا گیا ہے۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۶۷، ۱۶۸ حاشیہ)۔

"یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یہ اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، صفحہ ۸۱)

پھر ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اولٰئك الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ. قل لا اسئلکم علیہ اجراً. ان ھو الا ذکرٰی للعٰلمین﴾ (سورۃ الانعام: ۹۱)

حضور نے فرمایا کہ اس میں نکتہ یہ ہے کہ پہلوں کو جو ہدایت ملی وہ اللہ سے ملتی تھی اور جو اللہ کی ہدایت ہے۔ وہ جس کو بھی ملے وہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کا حق ہے۔ پہلوں کو جو ہدایت ملتی تھی وہ اس ہدایت سے چمٹے رہے گویا ان کی ہدایت ایک معنی میں محدود ہے مگر گزشتہ تمام انبیاء کی ہدایت کو جو رسول اپنے اندر جمع کر لے گا اس کی تعلیم عالمگیر ہو جائے گی اور اس کی ہدایت عالمگیر ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کے تعلق میں فرماتے ہیں:

"یہ کمالات متفرقہ اس امت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا۔ اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ جامع کمالات متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فبھدٰھم اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں۔ ان سب کا اقتدا کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا۔ اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا۔ پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا ضرور ہے کہ ظلی طور پر

بقیہ صفحہ: اول

راستباز اور متقی بنو۔ پاک عقل آسمان سے آتی ہے اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے لیکن وہ جوہر قابل کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس پاک سلسلہ کا قانون وہی قانون ہے جو ہم جسمانی قانون میں دیکھتے ہیں۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے لیکن کوئی جگہ اس بارش سے گلزار ہوتی ہے اور کہیں کانٹے اور جھاڑیاں ہی اُگتی ہیں۔ اور کہیں وہی قطرہ بارش سمندر کی تہہ میں جا کر ایک گوہر شاہوار بنتا ہے۔ بقول کسے ع

در باغ لالہ روید در شورہ بُوم خس

آسمانی نور کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کو تیار ہو جاؤ

اگر زمین قابل نہیں ہوتی تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ اُلٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔ اسی لئے آسمانی نور اُترا ہے اور وہ دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کو تیار ہو جاؤ۔ تا ایسا نہ ہو کہ بارش کی طرح کہ جو زمین جوہر قابل نہیں رکھتی وہ اس کو ضائع کر دیتی ہے۔ تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو۔ اور ٹھوکر کھا کر اندھے کوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ مادر مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے وہ نہیں چاہتا کہ اُس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے مگر تم ان پر قدم مارنے کیلئے عقل اور تزکیہ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کہ جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی۔ تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیہ نفوس نہیں ہوتا۔ پاک عقل آسمان سے اُتر نہیں سکتی۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے۔ بھیجا تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانہ میں ایسا فساد اور فتنہ نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کیلئے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا۔ لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں مجھے یاد ہے اور براہین احمدیہ میں بھی میں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع کی گئی ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر ہے اگر اس زیادتی تعداد کو جواب تک ان تصنیفات میں ہوئی ہے چھوڑ بھی دیا جائے تو بھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب ہر ایک کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اُٹھ جاتا اور اس کا نام و نشاں تک مٹ جاتا۔ مگر نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ مجھے افسوس اور رنج اس امر کا ہوتا ہے کہ لوگ مسلمان کہلا کر ناطے بیاد کے برابر بھی تو اسلام کا فکر نہیں کرتے اور مجھے اکثر بار پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ عیسائی عورتوں تک مرتے وقت لکھو کھا روپیہ، عیسائی دین کی ترویج اور اشاعت کیلئے وصیت کر جاتی ہیں۔ اور ان کا اپنی زندگیوں کو عیسائیت کی اشاعت میں صَرف کرنا تو ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ ہزار ہا لیڈیز مشنری گھروں اور کوچوں میں پھرتی اور جس طرح بن پڑے نقد ایمان چھینتی پھرتی ہیں۔ مسلمانوں میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا کہ وہ پچاس روپے بھی اشاعت اسلام کیلئے وصیت کر کے مرا ہو۔ ہاں شادیوں اور دنیاوی رسوم پر تو بے حد اسراف ہوتے ہیں اور قرض لے کر بھی دل کھول کر فضول خرچیاں کی جاتی ہیں مگر خرچ کرنے کے نہیں تو صرف اسلام کیلئے نہیں۔ افسوس! افسوس! اس سے بڑھ کر اور مسلمانوں کی حالت قابل رحم کیا ہوگی؟

((ملفوظات قدسیہ صفحہ ۶۴ تا ۵۹ ایڈیشن ۱۹۷۳ء))

وہ بھی جامع الکمالات ہو"۔(چشمۂ مسیحی صفحہ ٦٦)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المدثر کی حسب ذیل آیات کی تلاوت کی :

﴿یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ . قُمْ فَاَنْذِرْ. وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ. وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ. وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ﴾(سورۃ المدثر آیات ۲ تا ۸)

اور پھر اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش فرمایا :

"آنحضرت ﷺ کی مبارک اور کامیاب زندگی کی تصویر یہ ہے کہ آپ ایک کام کے لئے آئے اور اسے پورا کر کے اس وقت دنیا سے رخصت ہوئے جس طرح بندوبست والے کاغذات پانچ برس میں مرتب کر کے آخری رپورٹ کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اُس دن سے لے کر جب قُمْ فَاَنْذِرْ کی آواز آئی پھر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے دن تک نظر کریں تو آپ کی لانظیر کامیابی کا پتہ ملتا ہے۔ ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ خاص طور پر مامور تھے۔ حضرت موسیٰؑ کو اپنی زندگی میں کامیابی نصیب نہ ہوئی جو ان کی رسالت کا منتہا تھی اور ارض مقدس اور موعود سرزمین کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ سکے بلکہ راہ میں فوت ہو گئے۔ کافر کب مان سکتا ہے اور ایک بے ایمان آدمی راہ میں فوت ہو جانے اور وعدہ کی زمین میں نہ پہنچ سکنے کی وجوہات کب سننے لگا۔ وہ تو یہی کہے گا کہ اگر مامور تھے تو وہ وعدے زندگی میں کیوں پورے نہ ہوئے۔ سچی بات یہی ہے کہ سب نبیوں کی نبوت کی پردہ پوشی ہمارے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے ہوئی"۔

(الحکم جلد ٦ نمبر ٢٦ مورخہ ٢٤/جولائی ١٩٠٢ء، صفحہ ٨)

حضور نے اس ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے کامیابیوں کے بہت سے وعدے تھے۔ بہت سے وعدے پورے ہوئے اور آج تک پورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس آنحضرتؐ کے ساتھ جو وعدے پورے ہوئے وہ دوسرے نبیوں کی پردہ پوشی کا موجب بن گئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :"انبیاء کی طبیعت اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ وہ شہرت کی خواہش نہیں کیا کرتے۔ کسی نبی نے کبھی شہرت کی خواہش نہیں کی۔ ہمارے نبی ﷺ بھی خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپؐ عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپؐ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے نہیں پہنچے گا۔ آپ بالکل تنہائی کو چاہتے تھے، شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے مگر خدا کا حکم ہوا یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَاَنْذِرْ اس حکم میں ایک جبر معلوم ہوتا ہے اور اسی لئے جبر سے حکم دیا گیا کہ آپ تنہائی کو جو آپ کو بہت پسند تھی اب چھوڑ دیں۔(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ٦ صفحہ ۲۰۸. البدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۵/اگست ١٩٠٢ء، صفحہ ۲۰۳)

آنحضرت ﷺ کے متعلق سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۸،۵۷ بھی حضور نے پڑھ کر سنائیں :

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ . يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیات ۵۸،۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :"اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ نبی معصوم ﷺ آیا اور بت پرستوں سے اس نے نجات دی۔ یہی وہ راز ہے کہ یہ درجہ صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کو ان احسانوں کے معاوضہ میں ملا کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ . يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الحکم جلد ۵ نمبر ۲ مورخہ ١٧/جنوری ١٩٠١ء، صفحہ ۲)

"رسول اللہ ﷺ کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ہو کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ . يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا ﷺ"۔(الحکم جلد ۵ مورخہ ١٧/جنوری ١٩٠١ء، صفحہ ۲)

حضور نے فرمایا : پھر تبتّل کا ذکر ملتا ہے۔ آنحضرت کو جو کچھ نصیب ہوا تبتل سے نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا"۔(سورۃ المزمل :۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :"خلاصۂ کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو مقدم کرنا تو تبتل ہے اور پھر تبتل اور توکل توام ہیں۔ تبتل کا راز ہے توکل اور توکل کی شرط ہے تبتل اور یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے"۔(الحکم جلد ۵ نمبر ۲٧ مورخہ ١٠/اکتوبر ١٩٠١ء، صفحہ ۲)

حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے لئے الگ نہ ہو جائے تو اسے توکّل کا مضمون سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ صرف وہی شخص دنیا کو چھوڑ کر خدا کے لئے الگ ہو سکتا ہے جسے پتہ ہے کہ میری ساری ضرورتیں وہ پوری کرے گا۔ پس توکل اور تبتل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس دنیا سے اس صورت میں انحراف کرو کہ اللہ پر توکل ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بالآخر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو یہ خوشخبری دی کہ جس عظیم کام کو تیرے سپرد کیا گیا تھا، جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی تو نے اس کام کو پورا کر دیا۔ سورۃ الانشراح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ"۔ یعنی کیا ہم نے تجھے شرح صدر عطا نہیں فرمادیا اور تیرے سر سے وہ بوجھ ہم نے اٹھا لیا جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔ کتنا بڑا بوجھ تھا غیروں کا اور اپنوں کا جو آنحضرتؐ اٹھائے ہوئے تھے۔ اللہ نے اس بوجھ کے ساتھ یہ خوشخبری دی کہ اے میرے بندے تیرے بوجھ ہم نے اٹھا لئے۔ پھر فرمایا :" وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ"۔ تو نے ہماری خاطر بوجھ اٹھایا۔ اب ہم پر فرض ہے کہ تیرے ذکر کو بلند کریں۔" فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا"۔ حضور نے فرمایا کہ جنہوں نے دین اور خدا کی خاطر سختیاں اٹھائیں ان کے لئے خدا کی راہیں آسان کر دی گئیں۔ اور جنہوں نے تمام دنیا میں خدا کی خاطر سختی اٹھائی ان کے لئے ساری دنیا کی راہیں آسان کر دی گئیں اور یہی قانون ہم دنیا میں بھی دیکھتے ہیں۔"فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ. وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ہم انشراح صدر کی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰ مورخہ ١٧/اگست ١٩٠١ء، صفحہ ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو انشراح صدر ہوا تھا آپ اس بات سے عاجز تھے کہ الفاظ میں اسے بیان کر سکیں تو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے انشراح صدر کا دنیا کو کیسے علم ہو سکتا ہے۔

پھر حضور نے سورۃ انفال کی حسب ذیل آیت پڑھی :"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ"۔ یعنی اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو اور جو کچھ وہ کہتا ہے اسے قبول کرو تو پھر تم اپنے اندر یہ اعجاز دیکھو گے کہ تم مردوں میں سے جی اٹھو گے۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش فرمایا :

"ہر وقت انسان کو فکر کرنی چاہئے کہ جس طرح ممکن ہو عورتوں اور مردوں کو اس امر الٰہی سے اطلاع کر دیوے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اپنے قبیلہ کا شیخ اسی طرح سوال کیا جائے گا جیسے کسی قوم کا نبی۔ غرض جو موقع مل سکے اسے کھونا نہیں چاہئے۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ کا حکم ہوا تو آپؐ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہنچادیا۔ ایسا ہی میں نے بھی کئی مرتبہ عورتوں اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے اور اب بھی کبھی گھر میں وعظ سنایا کرتا ہوں"۔(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۰/نومبر ١٩٠١ء، صفحہ ١)

یعنی حضور اکرمؐ کے اس فرمان کے باریک ترین پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر وقت آپ کے دل میں یہ تمنا رہتی تھی کہ حضور اکرمؐ کی کوئی بھی ایسی سنت نہ ہو جس پر آپ عمل نہ کرنے والے ہوں۔

• خطاب کے آخری حصہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی عالمی بیعت جو ۱۹۹۳ء میں ہوئی تھی اس وقت سے لے کر آج چھٹی عالمی بیعت تک بیعتوں کی مجموعی تعداد اللہ کے فضل سے ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ لیکن اس ایک کروڑ پر بس نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت بلند توقعات تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ شہر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا آغاز ہم نے دیکھ لیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :

"پس اس انقلاب عظیم کو دیکھو کہ کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے ؟ دنیا کے لوگوں نے تو چاہا کہ اس سلسلہ کا نام و نشان مٹا دیں اور اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو وہ کبھی کا اس کو مٹا چکے ہوتے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ جن باتوں کا ارادہ فرماتا ہے دنیا ان کو روک نہیں سکتی۔ اور جن باتوں کا دنیا ارادہ کرے مگر خدا تعالیٰ ان کا ارادہ نہ کرے وہ کبھی ہو نہیں سکتی ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں اپنی ایک گزشتہ خواہش اور دعا کا ذکر کرتا ہوں جس میں میں نے جماعت سے عرض کی تھی کہ میری دلی تمنا ہے کہ میری زندگی میں ایک کروڑ احمدی ہو جائیں۔ مگر خدا کے حضور تمنا کرتے ہوئے یہ تو بہت چھوٹا برتن پیش کرنے والی بات ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس وقت جب تین لاکھ عطا ہوئے تھے کروڑوں کی بات کی تھی۔ پس مجھ پر بھی لازم ہے کہ اپنے آقا کی پیروی کرتے ہوئے کروڑوں کی تمنا کروں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس دعا میں شامل ہو جائیں کہ اللہ میری زندگی میں ہی اس ایک کروڑ کو دس کروڑ کر دے اور پھر دس کروڑ کو جتنا چاہے بڑھا دے کیونکہ وہ ایک سے دس تو اپنے اوپر لازم کر بیٹھا ہے۔ ایک مانگو گے تو دس دونگا۔ اور پھر فرماتا ہے کہ جس کے لئے میں چاہوں اس کے لئے میں زیادہ بھی کر دیتا ہوں۔ تو آیئے ہم دعا کریں اور آج کی دعا اسی بات کے لئے وقف ہو کہ خدا ہمیں کروڑوں کر دے، دس کروڑ کر دے، دسیوں کروڑ، بیسیوں کروڑ کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس ساری دنیا پر چھا جائیں مگر وہ بن کر چھائیں جن پر اللہ کے پیار کی نظریں پڑتی ہوں اور اس کی خاطر اپنے دین کو خالص کر رہے ہوں۔ اسی کی خاطر مریں، اسی کی خاطر جئیں اور اس طرح جئیں کہ ہر لمحہ اس پر جان چھڑک رہے ہوں کیونکہ اللہ کی خاطر مرنا ہی ابدالآباد کی زندگی ہے۔ پس اے میرے پیارو اور میرے محبوبو! اللہ تمہیں ابدالآباد کی زندگی عطا فرمائے۔

اس دعا کے ساتھ حضور نے خطاب کا اختتام فرمایا اور پھر اختتامی دعا ہوئی۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

☆......☆......☆......☆......☆

مدینہ یونیورسٹی تبلیغی جماعت کی نظر میں

جناب قاری طاہر محمود صاحب ایم۔اے مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب کے قلم سے ایک نوٹ جس سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے کہ تبلیغی جماعت کے نزدیک بھی مدینہ یونیورسٹی صحیح اسلامی تعلیم کا مرکز نہیں بلکہ عقائد کو خراب کرنے کی "فیکٹری" بن گئی ہے۔وہ لکھتے ہیں :-

"ایسٹ لندن ماسک میں ایک سفید ریش بزرگ نماز پڑھنے کیلئے آتے تھے۔ ایک دن دفتر میں بیٹھے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کے متعلق مکمل معلومات حاصل کیں اور کہا کہ میرا ایک بیٹا مرکز ڈیوزبری میں زیر تعلیم ہے۔اس کا کورس یہاں سے ختم ہونے والا ہے۔ ان دنوں چلّہ کاٹنے جماعت کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مزید تعلیم کیلئے اسے کسی اچھے ادارے میں داخل کراؤں۔ کراچی یا انڈیا کے دیوبند مدارس میں بھیجنے کا خیال تھا مگر آمدورفت کے اخراجات رکاوٹ بنتے نظر آتے ہیں۔ میں خود بھی ریٹائرڈ ہوں۔ فی الحال حسب استطاعت بیٹے کی تعلیم کے اخراجات بخوشی ادا کررہا ہوں۔ میں نے کہا کہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کی صورت میں اس کے تمام اخراجات یونیورسٹی خود ادا کرے گی۔ ٹکٹ، درسی کتب، سکن، لباس اور علاج معالجہ ان تمام ضروریات کی کفیل یونیورسٹی ہوتی ہے۔ یہ خبر ان کیلئے کسی خوشخبری سے کم نہ تھی۔ پھر مجھے اصرار و تکرار کے ساتھ کہنے لگے کہ پھر آپ میرے بیٹے کے داخلہ کیلئے ضرور کوشش کریں۔ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں ہمارا بچہ تعلیم حاصل کرے یہ ہمارے لئے باعث سعادت ہے۔ میں نے کہا جب آپ کا بچہ واپس آجائے تو مجھے ملوا دینا تاکہ میں اس کی کوالیفکیشن کے متعلق معلومات حاصل کرلوں کہ اس کے پاس کس قسم کی سند ہے اور مدینہ یونیورسٹی کے کس مرحلہ میں اس کا داخلہ ممکن ہے۔ یہ بزرگ اس کے بعد جب بھی مسجد آتے تو بڑی نیاز مندی سے مصافحہ کرتے ہوئے فرماتے کہ میرے بچے کی واپسی کے اتنے دن رہ گئے ہیں انشاء اللہ عید الفطر سے پہلے آجائے گا۔ دو ہفتے کے بعد انہوں نے مجھے اپنے بیٹے کی واپسی کی اطلاع دی۔ دو تین دن کے بعد اس نوجوان طالب علم سے ملاقات ہوئی میں نے کہا کہ ہاں بھئی مدینہ یونیورسٹی جانے کا کیا پروگرام ہے ؟ کہا میرے اساتذہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لینے کے حق میں نہیں ہیں۔ وہاں صحیح اسلامی تعلیم نہیں دی جاتی طلباء کے عقائد خراب ہو جاتے ہیں۔ خلاف توقع و خلاف حقیقت جواب سن کر میرا دل اندر سے پھٹ گیا۔ اس نام نہاد تبلیغی جماعت کے ہرکاروں کا باطن کھل کر سامنے آگیا۔ ساتھ ہی اس نوجوان کے مستقبل کو دیکھ کر احساس ترحم پیدا ہونے لگا۔

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کی نشیمن

نہ معلوم اس طرح کے کتنے نوجوانوں کو راہ راست سے اس جماعت نے ہٹایا ہوگا، ان کے روشن مستقبل کو تاریکیوں میں ڈبویا ہوگا، ان کی ذہنی صلاحیتوں کو منجمد کیا ہوگا۔ میں نے کہا پھر آپ کے اساتذہ آپ کو کہاں بھیجنا چاہتے ہیں ؟ کہا کہ ابھی وہ سوچ رہے ہیں، ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ پاکستان کے کسی بنوری ٹاؤن یا ہندوستان کے کسی دارالعلوم میں جانے کا خیال ہے۔ میں نے باباجی کے تاثرات کو ملاحظہ کیا، پہلے خاموش کھڑے رہے پھر گویا ہوئے کہ "وہ" کہتے ہیں کہ مدینہ یونیورسٹی میں اہل حدیث اور جماعت اسلامی کا قبضہ ہے، وہاں اچھی تعلیم نہیں ہوتی، بچوں کے ذہن کو خراب کردیتے ہیں۔ عقیدہ صحیح نہیں رہتا۔ میں نے باباجی کو ایک نظر دیکھا اور سلام کرکے آگے بڑھ گیا۔

شکایت ہے مجھے یارب خداوندانِ مکتب سے
سبق شاہین بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا

(رسالہ "اہلحدیث" یکم مئی ۱۹۹۸ء ص۱۵)

(الفضل انٹرنیشنل)

ولادت

خاکسارہ کی بیٹی عزیزہ سیدہ مبارکہ مُزمّل اہلیہ سید مُزمّل احمد کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۹۸-۷-۱۷ بروز جمعہ پہلی بیٹی تولد ہوئی ہے۔ بچی کا نام امۃ السمیع جویریہ جنتان رکھا گیا ہے۔ نومولودہ سید خلیل احمد صاحب مرحوم آف شموگہ کی پوتی اور مکرم الحاج اللہ بخش صاحب کی نواسی ہے۔اس خوشی کے موقع پر اعانت بدر میں یکصد روپے ادا کرتے ہوئے زچہ بچہ کی صحت وسلامتی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(طاہرہ اللہ بخش شموگہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۹۸-۸-۱۳ کو مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب ساکن چارکوٹ مقیم قادیان کا نکاح مکرم مشتاق احمد صاحب بھُنو ابن مکرم محمد سعید صاحب بھُنو مرحوم ساکن ماریشس کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار (۴۰،۰۰۰ روپے) حق مہر (انڈین کرنسی) پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ (اعانت بدر۔ ر۵۰ روپے) بشارت احمد حیدر غادیان)

نعت

.........(ایچ آر ساحرؔ امریکہ)

ہوں احمدی، مجھے نسبت ہے نامِ احمدؐ سے
سر بریدہ و جاں ہیں مشرف پیامِ احمدؐ سے

وہی ہیں میرے محمد وہی میرے احمد
ورائے غم ہوں درود و سلام احمد سے

بلند ہی سہی کتنا مقام جبرائیل
ہنوز کم ہے عروج مقام احمدؐ سے

غبار جادۂ معراج ہیں ماہ و خورشید
بنائے کرسی و قوسین نام احمد سے

بشانِ آیۂ لولاک ہے جہاں قائم
نظام کون و مکاں ہے نظام احمدؐ سے

نبوتیں ہیں نبیؐ کریمؐ کا فیضان
ولایتوں کی سند بھی انعام احمدؐ سے

کہاں وہ رحمت عالمؐ کہاں ثنا میری ؟
نگوں ہیں لوح و قلم احترام احمدؐ سے

ہر ایک پھول کو شبنم سوا نہیں ہوتی
سوادِ چارۂ دیداں ہے جام احمدؐ سے

مجھے نہیں ہے زبان و بیان کا دعویٰ
میں فیضیاب ہوں ساحرؔ کلام احمدؐ سے

گلف میں ملازمت کا موقعہ

مندرجہ ذیل ٹریڈ جاننے والے احباب کیلئے سنہری موقعہ ہے۔ اپنے کاغذات مندرجہ شرائط کے ساتھ نظارت امور عامہ قادیان میں ارسال کریں۔

Categories available:-

1. Crane Operator (Crawler of Telescopic- Capacity 300 ton above)
2. Auto Electrician (Certificate or Diploma Holder)
3. Diesel Mechanic (Certificate or Diploma Holder)
4. Heavy Equipment Operator (Certificate or Diploma Holder)
5. Hydraulic Trailer Mechanic (Certificate or Diploma Holder)

Note:-

All candidate must know English well. All Candidates must be well experience in their specified category.

Candidature should be call through related local Jama-ath Ameer of Sadr with attestation.

All the information must receive here within I (One) Month.

All the available Bio- Data and details may be send to Nazir Umoor Amma.

نوٹ :۔ منتخب ہونے والے امیدوار سے کوئی اخراجات نہیں لئے جائیں گے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

ولادت

25.9.98 بروز جمعہ خاکسار کے ہاں پہلا بچہ بذریعہ اپریشن تولد ہوا ہے۔ بچے کا نام عزیز سید فرقان احمد اکرم رکھا گیا ہے جو مکرم سید مدار صاحب مرحوم آف شموگہ کا پوتا اور مکرم ایم آئی محمود احمد صاحب آف شموگہ کا نواسہ ہے۔ زچہ بچہ کی صحت وسلامتی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 روپے

(سید بشیر الدین محمد احمد افضل۔ سیکرٹری مال شموگہ)

☆۔ 23.9.98 کو مکرم حبیب احمد صاحب طارق کے ہاں پہلا بیٹا تولد ہوا ہے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے بچے کا نام "لبیب احمد ولید" تجویز فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے نومولود مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب قادیان کا نواسہ اور مکرم بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان کا پوتا ہے۔

عزیز کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر اور صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔

اداریہ میں دیئے گئے حوالے کا عکس

شمائل ترمذی کا پرانا نسخہ اصلی حالت میں

قال اللہ تعالیٰ انک لعلیٰ خلق عظیم
چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ و عادات شریفہ کی خود
حق سبحانہ و تقدس نے تعریف فرمائی ہے اس لئے اقدس کے
اخلاق و عادات میں احادیث کی مشہور و معروف کتاب

شمائل ترمذی

مؤلفہ امام المحدثین الحافظ الحجۃ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی مع اردو شرح

خصائل نبوی

مؤلفہ حضرت مولانا الحاج المولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
کو بغرض نفع عام بندہ نا چیز نصیر الدین ناظم کتب خانہ یحیوی سہارنپور نے

خصائل نبوی — 197 — ترجمہ شمائل ترمذی

باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا ثنا سفین عن
الزھری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی
الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب و العاقب الذی
لیس بعدہ نبی حدثنا محمد بن طریف الکوفی ثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم
عن ابی وائل عن حذیفۃ قال لقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض طریق

آمین و درخواست دُعا

عزیز عبد الناصر ٹاک سلمہ ولد عزیزم ڈاکٹر عبد المومن ٹاک سلمہ نے بفضلہ تعالیٰ چھ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ فالحمد للہ۔ پیارے آقا اور امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت اور پر شفقت موجودگی میں امریکہ کے اس سال کے جلسہ سالانہ کے موقع پر میری لینڈ میں عزیزم کی تقریب آمین انجام پائی۔ بزرگان و احباب کرام سے اس بچے کی درازی عمر نیک صالح خادم دین ہونے کے ساتھ ساتھ خلافت حقہ سے مکمل وابستگی اور دینی و دنیوی ترقیات کا مورد بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کے انجام بخیر کیلئے بھی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر -/500 روپیہ

(عبد السلام ٹاک۔ سرینگر کشمیر)

درخواست دُعا

مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب اور مکرم حبیب احمد صاحب آف منڈور کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں ترقی کیلئے نیز ان کے بچوں کی صحت یابی اور خادم دین بننے کیلئے دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد مالاباری قادیان)

مجاہدین تحریک جدید بھارت متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ تحریک جدید کا مالی سال ۳۱؍ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس جہت سے صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ احباب اپنے اپنے وعدہ جات کی مکمل ادائیگی ۳۱؍ اکتوبر سے قبل کر دیں اور کوئی بقایا اس عظیم چندہ تحریک جدید کا نہ رہے۔ احباب و مستورات سے جائزہ لینے کی درخواست ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید۔ دمال اس تعلق میں پورا پورا تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

والدین واقفین نو توجہ فرمائیں

واقفین نو بچے بچیوں کے والدین کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے وقف نو بچے بچی کا فوٹو اسٹیٹ برتھ سرٹیفکیٹ دفتر وقف نو قادیان کو بھجوائیں ساتھ ہی وقف نو میں منظوری کی چٹھی بھی بھجوائیں جملہ واقفین نو کی فائلیں تیار کرنے کیلئے اس کی فوری ضرورت ہے امراء کرام صدر صاحبان سیکرٹریان وقف نو مبلغین و معلمین کرام سے اس سلسلہ میں خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

ریوٹن (آسنور) میں پہلا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۸؍ جولائی مسجد احمدیہ ریوٹن میں پہلا جلسہ سیرۃ النبی نماز مغرب و عشاء کے بعد منایا گیا (ریوٹن میں نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے پہلے ریوٹن کے احباب آسنور جلسہ کیلئے جاتے تھے) جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اسکے بعد نظم پڑھی گئی۔ بعدہ خاکسار نے حسب استطاعت سیرۃ النبیؐ کے بعض پہلو بیان کئے۔ اطفال نے اجتماعی اور انفرادی طور پر بھی نعتیں و نظمیں پڑھی۔

آخر پر صدارتی تقریر مکرم عبد المجید صاحب بٹ نے فرمائی اس میں ریوٹن کے تقریباً تمام انصار۔ خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ اور جلسہ کا اختتام رات کے 10 بجے ہوا۔

(رفیق احمد بیگ معلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

رشی نگر میں جلسہ وقف نو

26 جون کو مکرم صدر جماعت احمدیہ رشی نگر کی زیر صدارت واقفین نو کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہوا جس میں صدر جلسہ کے علاوہ مکرم گلزار احمد صاحب گنائی پرنسپل احمدیہ پبلک سکول اور مکرم ناصر احمد صاحب ندیم معلم وقف جدید نے واقفین نو کے والدین کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ وقف نو بچوں نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں واقفین نو، ان کے والدین کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی شامل ہوئے۔

(محمد رفیق گنائی سیکرٹری وقف نو رشی نگر)

Luthra Jewellers
Specialist Manufacturers of :
SILVER GOLD &
DIAMOND ORNAMENTS
Rakesh Luthra, Kewal Krishan
Shivala Chowk , Main Bazar Qadian -143516
Phone Off : 20410 (R) 20268

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

BANI®
موٹر کاروں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
ٹیلیفون: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly **BADR**
Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 Thursday 15thOct 1998 Issue No : 42

جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۳ ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور و ایمان افروز خطابات

۲۳،۰۰۰ سے زائد افراد کی شمولیت ۔ ۳۹ اقوام کے ساڑھے تین ہزار سے زائد نومبایعین کی شرکت

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا ۲۳واں جلسہ سالانہ ۲۱، ۲۲اور ۲۳اگست ۱۹۹۸ء کو من ہائیم مئی مارکیٹ میں اپنی شاندارروایات کے ساتھ بخیر و خوبی انعقاد پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

حسب سابق امسال بھی جماعت جرمنی کے حصہ میں یہ خوش بختی آئی کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واحسان جلسہ میں شمولیت فرمائی اور جلسہ میں مختلف مواقع پر اپنے روح پرور اور ایمان افروز خطابات کے ذریعہ پیاسی روحوں کو سیراب فرمایا۔

جلسہ کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ کے ۲۱راگست کے خطبہ جمعہ سے ہوا جس میں حضور نے سورۃ الحجرات کی آیات ۲اور ۳ کی روشنی میں مامورین زمانہ اور بزرگوں کی مجالس میں اختیار کئے جانے والے آداب سے متعلق نصائح فرمائیں۔ اسی طرح ایثار سے متعلق بھی قرآنی آیات اور مختلف واقعات کے حوالے سے وضاحت کرتے ہوئے جہاں اس ایثار سے چمٹے رہنے کی نصیحت فرمائی وہاں جماعت جرمنی کے ایثار کے نمونہ پر خوشنودی کا بھی اظہار فرمایا اور احباب کو یہ نوید سنائی کہ کوئی رات ایسی نہیں گزری جب حضور انور نے جماعت جرمنی کو اپنی دعاؤں میں یاد نہ رکھا ہو۔

نومبایعین کے الگ جلسے

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اللہ کے فضل سے جماعت جرمنی کو بعض نومبایعین اقوام کے الگ جلسے منعقد کرنے کی توفیق ملی جس سے حضرت مسیح موعود، مہدی دوراں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الٰہی بشارات کے تابع یہ ارشاد بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا نظر آرہا تھا کہ "ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی"۔ جس پر ہر احمدی کا دل خدا کی حمد سے لبریز ہو جاتا تھا اور دل کی گہرائیوں سے "مرزا غلام احمد کی جے" کی صدا بلند ہوتی تھی۔

امسال چار الگ جلسہ گاہیں بنائی گئیں جن میں عرب، البانین، ترک اور فرنچ نومبایعین نے اپنی اپنی زبانوں میں جلسے منعقد کئے جن میں مقامی مقررین کے علاوہ مرکز سے آئے ہوئے بعض مہمان مقررین نے بھی علمی و تربیتی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دلوں میں جاگزیں کرنے کی کوششیں کیں۔ ان میں محترم منیر عودہ صاحب، مکرم عبادہ بربوش صاحب، محترم زکریا خان صاحب، محترم عبدالغنی جہانگیر صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے بڑی محنت سے مسلسل کئی کئی گھنٹے اعلائے کلمہ اسلام پر مبنی ان جلسوں میں تقاریر کیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی مختلف اوقات میں ان جلسہ گاہوں میں جاکر مختلف اقوام کے احمدی احباب کو شرف ملاقات بخشا اور ضروری ہدایات ونصائح سے نوازا۔

حسب روایت خواتین کے لئے بھی الگ جلسہ کا انتظام تھا اور ایک وسیع پنڈال تیار کیا گیا تھا۔ اسی طرح مستورات کی رہائش، کھانے اور جملہ انتظامی امور احمدی خواتین اور بچیوں ہی کے ذمہ تھے جو کہ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنات کی ان خدمات کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

جہاں تک مستورات کے جلسے کی تقاریر کے پروگرام کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں پہلے اور تیسرے روز کے تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کئے گئے تاہم دوسرے روز بعد دوپہر خواتین نے اپنے پروگرام کے مطابق جلسہ منعقد کیا جس میں "سیرت حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ" اور "رزق حلال کی اہمیت" کے موضوعات پر اردو میں تقاریر کی گئیں۔ "اسلام میں تربیت کا تصور" کے موضوع پر ایک تقریر جرمن زبان میں مع اردو ترجمہ کی گئی۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مستورات کے جلسہ کو یہ سعادت عطا ہوئی کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے تشریف لاکر خواتین اور بچیوں کو اپنے روح پرور خطاب سے نوازا۔ یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا۔ (اس خطاب کا خلاصہ انشاء اللہ العزیز الگ طور پر شائع کیا جائے گا)۔

مردانہ جلسہ گاہ میں ان تینوں ایام میں مختلف مقررین نے علمی و تربیتی مضامین پر تقاریر کیں جن میں اردو کے علاوہ جرمن زبان میں بھی تقاریر شامل تھیں جن کے موضوعات حسب ذیل ہیں۔ "جرمنی میں اسلام اور ہماری ذمہ داریاں، نوجوان جماعت کے لئے کیا کر سکتے ہیں، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور عاشق رسولؐ، فتنہ دجال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم کامیابی، نومبایعین کی تربیت اور ہماری ذمہ داریاں، انفاق فی سبیل اللہ، آسمانی نظام خلافت اور امت مسلمہ کے مسائل کا حل، نماز میں لذت حاصل کرنے کے ذرائع آنحضرت ﷺ کے نمونہ کی روشنی میں اور اسلامی معاشرے کا تصور"۔

جلسہ کے پہلے روز شام کو ایک دلچسپ مجلس عرفان بھی منعقد ہوئی جس میں حضور پرنور ایدہ اللہ نے احمدی احباب کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے جو کہ علمی اور روحانی استعدادوں میں ترقیات کا موجب بنے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ بعض اوقات تفنن طبع کے طور پر مزاح کے رنگ میں استفسار فرماتے ہوئے جواب دیتے تھے جس سے مزید دلچسپی کے ساتھ طبائع میں ایک شگفتگی پیدا ہو جاتی تھی تمام حاضرین اپنے پیارے امام کی مبارک باتیں ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے یہاں تک کہ کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس مجلس کی گھڑیاں بڑی سرعت کے ساتھ گزر گئیں۔

اس جلسہ کی نہایت ہی بابرکت گھڑیوں میں سے ایک اختتامی اجلاس کے لمحات تھے جس کی صدارت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور اپنے خطاب میں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ چنانچہ حضور انور نے سورۃ الفرقان کی پہلی تین آیات کے حوالے سے "فرقان" کی روح پرور تشریح فرماتے ہوئے اس کی عظمت اور اہمیت کو اجاگر فرمایا حضور نے فرمایا کہ ایک ہی وجود ہے جسے تمام جہانوں کا فرقان عطا ہوا اور وہ ہمارے ہادی و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا بابرکت وجود ہے اور بالآخر اسی رسول کی فتح ہوگی اور اسی مذہب کی فتح ہوگی جو توحید کا علمبردار ہے۔ حضور نے آنحضور ﷺ کی غلامی میں اس خواہش کا دعائیہ رنگ میں اظہار فرمایا کہ جماعت جرمنی کو بھی وہی فرقان عطا ہو۔

"وسع مکانک" کا حسین نظارہ

خداتعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ساتھ جو وعدے فرمائے ہیں ان کے پورا ہونے کا نظارہ تمام دنیا کے احمدی ہر جگہ اور ہر روز نئی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور جماعت جرمنی بھی اللہ کے فضل سے ہر سال اس کا مشاہدہ کرتی چلی آرہی ہے جس کی ایک جھلک درج ذیل اعداد و شمار کی صورت میں پیش ہے۔ امسال جلسہ سالانہ میں حاضر ہونے والے افراد کی تعداد 23396 رہی جبکہ گزشتہ سال یہ حاضری 21650 تھی۔ اس طرح 1746 افراد کا اضافہ ہوا۔ ان میں پانچ سال سے کم عمر کے بچے شامل نہیں ہیں جو ظاہر ہے کہ اللہ کے فضل سے ان میں بھی ہر سال اضافہ ہوتا ہے۔ اللھم زد و بارک۔

اسی طرح گزشتہ سال 27 اقوام سے 1506 نومبایعین نے شمولیت کی جبکہ امسال اللہ کے فضل سے 39 اقوام سے 3700 نومبایعین تشریف لائے جن میں فرنچ، بوزنین، البانین، ترک، کرد اور دیگر نومبایعین شامل ہیں۔ جن میں چار اقوام کے الگ جلسوں کا ذکر قبل ازیں کیا جا چکا ہے۔

گزشتہ سال احباب جماعت کو اپنے ذاتی خیمہ جات لگا کر ان میں رہائش اختیار کرنے کی تلقین کی گئی تھی جس کے نتیجے میں 116 خیمے لگائے گئے تھے جبکہ امسال 225 خیمے لگا کر رہائش اختیار کی گئی۔ دنیاوی طور پر جو اللہ تعالیٰ نے احمدی احباب پر فضل نازل کئے ان کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ امسال 3610 کاریں پارکنگ میں شمار کی گئیں جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 2500 تھی۔ اس طرح احباب جماعت جرمنی خدا کے ان افضال کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ ہمیں صحیح معنوں میں اپنا عبد شکور بنائے اور عاجزی کے ساتھ اپنی زندگیاں اس رنگ میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ عبادالرحمٰن میں ہمارا شمار ہو (اللھم آمین)

اس جلسہ کے انتظامات تو کم و بیش سارا سال ہی جاری رہتے ہیں جس کے لئے کئی احباب و خواتین نہایت خاموشی کے ساتھ خدمات بجالاتے رہتے ہیں تاہم جوں جوں جلسہ کا وقت قریب آتا جاتا ہے ان خدمت گاروں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور جلسہ کے ایام میں ہزاروں کارکنان اور کارکنات محض للہ بڑے خلوص اور جذبہ کے ساتھ ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کی خدمات کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے اس قدر برکات عطا فرمائے کہ ان کی نسلوں میں بھی اس خدمت کا فیض جاری فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: صادق محمد طاہر
ایڈیٹر اخبار احمدیہ جرمنی)

☆ ☆ ☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔